AOA

اگر آپ حقیقی مصلح موعود، اور مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے حقیقی جانشین اور مامور من اللہ ہیں تو۔

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی طرح نشان دکھایئے، اور نشان بھی ایسے جو کسی اور عام انسان کے بس سے باہر ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تو اپنی سچائی کا یہ ہی معیار مقرر کیا تھا۔

اور اگر کوئی نشان دکھانا ہو تو ای میل کا جواب دیءے گا۔

اور اگر صرف جماعت احمدیہ یا انکے خلیفہ پر صرف تنقید کرنی ہے تو ای میل کا جواب بے مقصد اور فضول ہو گا۔

آپ کی جواب کا انتظار رہے گا۔

جزاک اللہ

اگر جواب با مقصد ہوا تو نام بھی بتاوں گا اور پتہ بھی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ (یونس۔۲۱)

اور وہ کہتے ہیں کہ اِس پر اُسکے ربّ کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اُتارا گیا؟ تو کہہ ہر غیب (کا علم) اللہ کو حاصل ہے۔ پس انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ اِنتظار کرنیوالوں میں سے ہوں۔

نشان چاہیے (Nishan Required)

عزیزم محترم ؟؟؟؟؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہونگے آمین۔ جب کسی قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مرسل ظاہر ہوا اور وہ ہو بھی موعود تو پھر لوگوں کا حق ہے کہ وہ اپنی تسلی کیلئے مرسل سے معقول سوال کریں۔ مرسل پر بھی فرض ہے کہ وہ اپنی سچائی کے متعلق لوگوں کو کھول کھول کر بتائے تا کہ وہ اُس کا انکار کر کے موردِ عذاب نہ بن جائیں۔ جہاں تک اس عاجز کی سچائی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر کسی انسان کے اندر سچائی، ایمان اور تقویٰ موجود ہو تو اُسے ایک صادق کو پہچاننے کیلئے چنداں مشکل پیش نہیں آتی لیکن جس کے اندر رسمی ایمان ہو اور وہ سچائی اور تقویٰ سے بھی خالی ہو تو ایسے دنیاداروں کو صادق نظر نہیں آیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ آپکا سینہ کھول دے اور آپ کو وہ نور بصیرت بخشے جس سے اس عاجز کا صدق آپ پر کھل جائے آمین۔ آپ اپنی ۱۷ مئی ۲۰۱۴ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔

سوال۔۔۔ ''اگر آپ حقیقی مصلح موعود، اور مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے حقیقی جانشین اور مامور من اللہ ہیں تو۔ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی طرح نشان دکھایئے، اور نشان بھی ایسے جو کسی اور عام انسان کے بس سے باہر ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تو اپنی سچائی کا یہ ہی معیار مقرر کیا تھا۔''

الجواب۔۔۔ عزیزم محترم؟؟؟ واضح رہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنی سچائی کا معیار نشانوں کو قرار نہیں دیا تھا بلکہ فرمایا تھا کہ دراصل تمام ثواب کا دارومدار اِیمان پر ہوتا ہے اور اِیمان اس بات کا نام ہے کہ جو بات پردہ غیب میں ہو اِس کو بعض قرائن کے ذریعہ قبول کیا جائے۔ اِسی قدر دیکھ لینا کافی ہوتا ہے کہ قرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اُسکے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ تو ایمان کی حد ہے۔ لیکن اگر کوئی اِس سے آگے بڑھ کر نشان طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ فاسق ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نشانوں کے بعد اُن کا ایمان قابل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی مومنوں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ ''اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ'' وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی وہ ایسی بات پر ایمان لاتے ہیں کہ جو ہنوز پردہ غیب میں ہوتی ہے اور لوگوں پر کُلِیَۃً مکشوف نہیں ہوتی۔ اور ایسے ایمان سے اَجر و ثواب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بقول نشانوں کی بجائے حق و باطل میں فرق کرنے کیلئے یہی کافی ہوتا ہے کہ چند قرائن جو وجہ تصدیق بن سکیں اپنے ہاتھ میں ہوں اور تصدیق کا پلہ تکذیب کے پلہ سے بھاری ہو۔

عزیزم ۔۔دسمبر ۱۸۹۲ء کے آغاز میں حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک قریبی عزیز نے آپؑ کے دعویٰ مسیح موعود کو پرکھنے کے سلسلہ میں آپ سے کچھ سوالات پوچھے تھے۔آپؑ نے اپنے عزیز کے خط کے جواب میں اپنے دعویٰ مسیح موعود کو پرکھنے کیلئے جو معیار مقرر فرمایا تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ جب کبھی جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا مقدس نام لے کر کوئی مدعی زکی غلام مسیح الزماں کھڑا ہو تو افرادِ جماعت کو چاہیے کہ وہ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کے اپنے دعویٰ مسیح موعود کیلئے مقرر کردہ معیار کے مطابق اُسکے دعویٰ کو بھی پرکھ لیں۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نہ صرف ہم سب کے آقا ہیں بلکہ آپ حکم وعدل بھی تھے۔آپؑ نے اپنی سچائی کو پرکھنے کیلئے جو معیار مقرر فرمایا تھا، جماعتِ احمدیہ میں کسی بھی حقیقی مصلح موعود، اور مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے حقیقی جانشین اور مامور من اللہ ہونے کے دعویدار کو پرکھنے کیلئے اِس سے بڑھ کر نہ کوئی عمدہ معیار ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی عمدہ راہنمائی ؟ میں آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ جو معیار میرے آقا نے اپنے دعویٰ مسیح موعود کو پرکھنے کیلئے لوگوں کے آگے رکھا تھا آپ کو چاہیے کہ تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ اُسی معیار کے مطابق خاکسار کے دعویٰ کو بھی پرکھ لیں۔خاکسار نے حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اِس بیان فرمودہ معیار کو اپنی ویب سائٹ www.alghulam.com پر نیوز (News) نمبر ۳۰ پر {مدعی کی صداقت کو پرکھنے کیلئے حضرت مرزا صاحبؑ کا بیان فرمودہ معیار} کے عنوان کے تحت درج کیا ہوا ہے۔آپ یہاں سے اِس معیار کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔علاوہ اِسکے یہی معیار صداقت حضورؑ کی مشہور تصنیف آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد ۵ کے صفحات ۳۲۶ تا ۳۵۷ پر بھی موجود ہے۔حضورؑ نے اپنے خط کے شروع میں اپنے خط کو تین بار پڑھنے کی نصیحت فرمائی ہے اور اپنے اس مضمون کے سلسلہ میں میں بھی یہی درخواست آپ سے کرتا ہوں۔عقیدہ اور ایمان کے سلسلہ میں حضورؑ اپنے عزیز کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی مایہ ناز تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۳۴۔۳۳۵) پر لکھتے ہیں۔

''تمام ثواب ایمان پر مترتب ہوتا ہے اور ایمان اسی بات کا نام ہے کہ جو بات پردۂ غیب میں ہو اُس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کیا جائے یعنی اس قدر دیکھ لیا جائے کہ مثلاً صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں اور قرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اُسکے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔یہ تو ایمان کی حد ہے لیکن اگر اس حد سے بڑھ کر کوئی شخص نشان طلب کرتا ہے تو وہ عنداللہ فاسق ہے اور اسی کے بارے میں اللہ جلشانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ نشان دیکھنے کے بعد اُس کو ایمان نفع نہیں دے گا۔یہ بات سوچنے سے جلد سمجھ میں آسکتی ہے کہ انسان ایمان لانے سے کیوں خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرتا ہے۔اسکی وجہ یہی ہے کہ جن چیزوں کو ہم ایمانی طور پر قبول کر لیتے ہیں وہ بکل الوجوہ ہم پر مکشوف نہیں ہوتیں۔مثلاً انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے مگر اُس کو دیکھا نہیں۔فرشتوں پر بھی ایمان لاتا ہے لیکن وہ بھی نہیں دیکھے۔بہشت اور دوزخ پر ایمان لاتا ہے اور وہ بھی نظروں سے غائب ہیں محض حسن ظن سے مان لیتا ہے۔اس لیے خدائے تعالیٰ کے نزدیک صادق ٹھہر جاتا ہے اور یہ صدق اُس کیلئے موجب نجات ہو جاتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ بہشت اور دوزخ اور ملائک ایک مخلوق خدائے تعالیٰ کی ہے اُن پر ایمان لانا نجات سے کیا تعلق رکھتا ہے۔جو چیز واقعی طور پر موجود ہے اور

بدیہی طور پر اُس کا موجود ہونا ظاہر ہے اگر ہم اس کو موجود مان لیں تو کس اجر کے ہم مستحق ٹھہر سکتے ہیں۔مثلاً اگر ہم یہ کہیں کہ آفتاب کے وجود پر ایمان لائے اور زمین پر ایمان لائے کہ موجود ہے اور چاند کے موجود ہونے پر بھی ایمان لائے اور اس بات پر ایمان لائے کہ دنیا میں گدھے بھی ہیں اور گھوڑے بھی اور خچر بھی اور بیل بھی اور طرح طرح کے پرند بھی تو کیا اس ایمان سے کسی ثواب کی توقع ہوسکتی ہے۔پھر کیا وجہ ہے کہ جب ہم مثلاً ملائک کے وجود پر ایمان لاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نزدیک مومن ٹھہرتے ہیں اور مستحق ثواب بنتے ہیں اور جب ہم ان تمام حیوانات پر ایمان لاتے ہیں جو زمین پر ہماری نظر کے سامنے موجود ہیں تو ایک ذرّہ بھی ثواب نہیں ملتا حالانکہ ملائک اور دوسری سب چیزیں برابر خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں پس اسکی وجہ یہی ہے کہ ملائک پردہ غیب میں ہیں اور دوسری چیزیں یقینی طور پر ہمیں معلوم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن ایمان لانا منظور نہیں ہوگا۔یعنی اگر اس وقت کوئی شخص خدا تعالیٰ کی تجلیات دیکھ کر اور اسکے ملائک اور بہشت اور دوزخ کا مشاہدہ کر کے یہ کہے کہ اب میں ایمان لایا تو منظور نہ ہوگا کیوں منظور نہ ہوگا؟ اسی وجہ سے کہ اس وقت کوئی پردۂ غیب درمیان نہ ہوگا تا اس سے ماننے والے کا صدق ثابت ہو۔اب پھر ذرّہ غور کر کے اس بات کو سمجھ لینا چاہیے کہ ایمان کس بات کو کہتے ہیں اور ایمان لانے پر کیوں ثواب ملتا ہے۔اُمید ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑا سا فکر کر کے اس بات کو جلد سمجھ جائیں گے کہ ایمان لانا اس طرز قبول سے مراد ہے کہ جب بعض گوشے یعنی پہلو کسی حقیقت کے جس پر ایمان لایا جاتا ہے مخفی ہوں اور نظر دقیق سے سوچ کر اور قرائن مرجحہ کو دیکھ کر اس حقیقت کو قبل اسکے کہ وہ بکلی کھل جائے قبول کر لیا جائے یہ ایمان ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے اور اگرچہ رسولوں اور نبیوں اور اولیاء کرام علیہم السلام سے بلا شبہ نشان ظاہر ہوتے ہیں مگر سعید آدمی جو خدائے تعالیٰ کے پیارے ہیں ان نشانوں سے پہلے اپنی فراست صحیحہ کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں۔''

حضرت مرزا غلام احمدؑ کا اپنے دعاوی امام مہدی و مسیح موعود کیلئے بیان فرمودہ معیار۔۔۔اب درجِ ذیل سطور میں خاکسار وہ قرائن درج کرتا ہے جو اس عاجز کے دعویٰ ''موعود زکی غلام مسیح الزماں'' کی صداقت پر شاہد ہیں۔حضرت بانئے جماعتؑ اپنے دعاوی کی صداقت کے قرائن کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ۔قرینہ نمبر ا ۔۔حدیث مجددین۔۔۔حضورؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔۔۔''اوّل وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ کی جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کریگا جو دین کو پھر تازہ کر دے گا اور اسکی کمزوریوں کو دور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اُسکو لے آویگا۔اس پیشگوئی کی رُو سے ضرور تھا کہ کوئی شخص اس چودھویں صدی پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا اور موجودہ خرابیوں کی اصلاح کے لیے پیش قدمی دکھلاتا۔سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۰)

اقول۔۔عزیزم۔پندرھویں صدی ہجری سے پہلے اگر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ سے کیے ہوئے اپنے تجدیدی وعدہ کو نہیں بھولا اور اپنے وعدہ کے مطابق دین اسلام کی تجدید کیلئے ہر صدی کے سر پر اپنے کسی بندے کو مبعوث فرماتا رہا ہے تو پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ وہ

پندرھویں صدی ہجری کے سر پر اپنے وعدہ کو بھول جاتا؟؟ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ پندرھویں صدی میں بھی اپنے وعدہ کو ہرگز نہیں بھولا اور اُس نے حدیث مجددین کے مطابق وسط دسمبر ۱۹۸۳ء کو بمطابق ۱۴۰۴ھ عین پندرھویں صدی ہجری کے سر پر ایک مبارک سجدے میں رُوح القدس کیساتھ اس عاجز کو احمدیت اور دین اسلام میں پیدہ شدہ بدعتوں اور خرابیوں کی اصلاح کیلئے بطور مجدد مبعوث فرمادیا الحمدللہ۔

❁ ❁ ❁ ۔قرینہ نمبر ۲ ۔۔واحد مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونا۔۔حضورؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔۔۔''اس بات کو بھی سوچنا چاہیے کہ جب علماء سے یہ سوال کیا جائے کہ چودھویں صدی کا مجدد ہونے کیلئے بجز اس احقر کے اور کس نے دعویٰ کیا ہے اور کس نے منجانب اللہ آنے کی خبر دی ہے اور ملہم ہونے اور مامور ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو اسکے جواب میں وہ بالکل خاموش ہیں اور کسی شخص کو پیش نہیں کر سکتے جس نے ایسا دعویٰ کیا ہو۔اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ملہم من اللہ اور مجدد من اللہ ہونے کے دعویٰ سے کچھ بڑا نہیں ہے۔صاف ظاہر ہے کہ جس کو یہ رُتبہ حاصل ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کا ہمکلام ہو اُس کا نام منجانب اللہ خواہ مثیل مسیح ہو اور خواہ مثیل موسیٰ ہو۔یہ تمام نام اُسکے حق میں جائز ہیں۔مثیل ہونے میں کوئی اصلی فضیلت نہیں اصلی اور حقیقی فضیلت ملہم من اللہ اور کلیم اللہ ہونے میں ہے۔پھر جس شخص کو مکالمہ الٰہیّہ کی فضیلت حاصل ہوگئی اور کسی خدمت دین کیلئے مامور من اللہ ہو گیا تو اللہ جلشانہٗ وقت کے مناسب حال اس کا کوئی نام رکھ سکتا ہے۔یہ نام رکھنا تو کوئی بڑی بات نہیں۔'' (ایضاً۔۳۴۰۔۳۴۱)

اقول۔۔عزیزم۔جیسا کہ میں نے اپنے بعض مضامین میں بھی اِسکا ذکر کیا ہے کہ جس زکی غلام کی خبر حضورؑ کو اِلہامی طور پر دی گئی تھی وہ یقیناً حضورؑ کے بعد آئندہ صدی ہجری کا موعود مصلح اور موعود مجدد ہے۔اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ سے جو وعدہ فرمایا تھا اُسکے مطابق اِس موعود مصلح نے پندرھویں صدی ہجری کے سر پر ظاہر ہونا تھا۔حسب سابق افرادِ جماعت احمدیہ کو پندرھویں صدی ہجری کے سر پر حضورؑ کے موعود زکی غلام (مصلح موعود) کی تلاش کرنی چاہیے تھی؟ جہاں تک خاکسار کا تعلق ہے تو پندرھویں صدی ہجری کے سر یعنی ۱۴۰۴ء ہجری میں ہی اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو اپنا نشان رحمت بنائے جانے کی خبر بخش دی تھی۔آج جماعت احمدیہ میں موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویدار میرے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔کیا یہ ممکن ہے کہ مجددوں کی طرح جس زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کا اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ سے الہاماً وعدہ فرمایا تھا اِس اِلٰہی وعدہ میں کوئی تخلف ہوجائے؟ ہرگز نہیں۔

❁ ❁ ❁ ۔قرینہ نمبر ۳۔۔بعض اہل اللہ کی گواہیاں۔۔حضورؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔۔۔''تیسری علامت اس عاجز کے صدق کی یہ ہے کہ بعض اہل اللہ نے اس عاجز سے بہت سے سال پہلے اس عاجز کے آنے کی خبر دی ہے۔یہاں تک کہ نام اور سکونت اور عمر کا حال بتصریح بتلا دیا ہے جیسا کہ نشان آسمانی میں لکھ چکا ہوں۔'' (ایضاً۔۳۴۷)

اقول۔۔عزیزم۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مہدی میری فاطمہؓ کی عترت سے ہوگا۔اسی لیے اُمت مسلمہ مہدی معہود کا حضرت فاطمہؓ کی عترت میں سے پیدا ہونے کی منتظر ہے۔حالانکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک ایسے مغلیہ خاندان میں پیدا ہوا جس کی طرف اُمت میں سے کسی کو وہم وگمان بھی نہیں تھا۔یہی معاملہ اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام کے سلسلہ میں کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے موعود زکی

غلام کو جس خاندان میں پیدا کیا ہے۔کوئی احمدی اسکے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ثانیاً یہ کہ اگر چہ اس عاجز کو اپنے پونے تیس (۳۰) سال کی عمر سے پہلے تک اپنے متعلق اس قسم کا کبھی خیال بھی نہیں آیا تھا۔وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ تو پیدا ہی بطور موعود زکی غلام مسیح الزماں ہوا تھا۔حضورؑ کی طرح کیا یہ سب کچھ میرے صدق کی علامت نہیں ہے؟؟

❁ ❁ ❁ ۔قرینہ نمبر ۴۔۔حق کا رُعب۔۔حضورؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔۔۔''چوتھی علامت اس عاجز کے صدق کی یہ ہے کہ اس عاجز نے بارہ ہزار کے قریب خط اور اشتہار الہامی برکات کے مقابلہ کیلئے مذاہب غیر کی طرف روانہ کیے بالخصوص پادریوں میں سے شاید ایک بھی نامی پادری یورپ اور امریکہ اور ہندوستان میں باقی نہیں رہا ہوگا جس کی طرف خط رجسٹری کر کے نہ بھیجا ہو۔مگر سب پر حق کا رُعب چھا گیا۔اب جو ہماری قوم کے ملاّ مولوی لوگ اس دعوت میں نکتہ چینی کرتے ہیں۔درحقیقت یہ اُنکی دروغگوئی اور نجاست خوری ہے۔مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالف دین میرے سامنے مقابلہ کے لئے آئیگا تو میں اُس پر غالب ہونگا اور وہ ذلیل ہوگا۔پھر یہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور میری نسبت شک رکھتے ہیں۔کیوں اس زمانہ کے کسی پادری سے میرا مقابلہ نہیں کراتے۔کسی پادری یا پنڈت کو کہہ دیں کہ یہ شخص درحقیقت مفتری ہے اسکے ساتھ مقابلہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہم ذمہ دار ہیں پھر خدا تعالیٰ خود فیصلہ کر دے گا ۔میں اس بات پر راضی ہوں کہ جس قدر دنیا کی جائیداد یعنی اراضی وغیرہ بطور وراثت میرے قبضہ میں آئی ہے بحالت دروغگو نکلنے کے وہ سب اُس پادری یا پنڈت کو دیدونگا۔اگر وہ دروغگو نکلا تو بجز اُسکے اسلام لانے کے میں اُس سے کچھ نہیں مانگتا۔یہ بات میں نے اپنے جی میں جزماً ٹھہرائی ہے اور تہ دل سے بیان کی ہے اور اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس مقابلہ کیلئے طیار ہوں اور اشتہار دینے کیلئے مستعد بلکہ میں نے تو بارہ ہزار اشتہار شائع کر دیا ہے بلکہ میں بلاتا بلاتا تھک گیا۔کوئی پنڈت پادری نیک نیتی سے سامنے نہیں آیا میری سچائی کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ میں اس مقابلہ کیلئے ہر وقت حاضر ہوں۔'' (ایضاً۔۳۴۷تا۳۴۸)

اقول۔۔عزیزم۔موعود زکی غلام جس نے بطور موعود مصلح جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔اپنی بعثت کے بعد سب سے پہلے اُس موعود کی مخاطب جماعت احمدیہ ہی ہونی تھی۔اور یہ بھی واضح رہے کہ آنیوالے نے اُس انتخابی امامت یا خلافت کے دور میں ہی نزول فرمانا تھا جس کا حضورؑ نے اپنے رسالہ الوصیت کے حاشیہ میں ذکر فرمایا ہوا ہے۔اور حضرت بانئے جماعتؑ کی تعلیم اور وصیت کے مطابق آنیوالے نے جس نام نہاد خلیفہ کے دور میں نازل ہونا تھا اپنی بعثت کی اطلاع اُس نے سب سے پہلے اپنے وقت کے نام نہاد خلیفہ کو ہی دینی تھی۔اور میں نے اپنی بعثت کے بعد یہ سب کچھ کیا ہے اور خلیفہ رابع صاحب کو لکھے گئے میرے تینوں خطوط اس حقیقت کا قطعی ثبوت ہیں۔یہ تینوں خطوط alghulam.com پر موجود ہیں۔میں نے خلیفہ صاحب کے آگے اپنا دعویٰ دو (۲) سوالوں کیساتھ رکھا تھا۔میں نے کہا تھا کہ۔۔۔

(سوال نمبر ۱) قرآن مجید کی تصدیقی مہر کیساتھ زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتی لہٰذا حضورؑ کے کسی بھی جسمانی بیٹے کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ہے؟؟

(سوال نمبر ۲) (Virtue is God) نیکی کا یہ اعلیٰ ترین تصور زکی غلام یعنی مصلح موعود کی صداقت کا اِلہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے اور

اِسے کوئی بھی باشعور اور صالح فطرت اِنسان جھٹلا نہیں سکتا؟؟

میں نے خلیفہ صاحب سے کہا تھا کہ اگر کوئی اِنسان متذکرہ بالا دونوں باتوں کو غلط ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا تو خاکسار ایسے شخص کو مبلغ دس لاکھ روپے پاکستانی بطور اِنعام پیش کرے گا۔ میں ایسے شخص کو اِس رقم کی پیشگی گارنٹی دینے کو تیار ہوں۔ میں نے خلیفہ رابع صاحب کے آگے اُنہیں کے اشعار پیش کر کے اُنہیں اپنے صدق کا مصدق بناتے ہوئے اُن سے پوچھا تھا کہ اگر آپکے اشعار کے سلسلہ میں خاکسار کی تشریح غلط ہے تو آپ مجھے اور دنیا کو بتائیں کہ آپ نے اپنے اشعار کس سیاق و سباق میں کہے تھے؟ لیکن اس عاجز کے دعویٰ اور سوالوں کے آگے خلیفہ رابع صاحب کی زبان پر تالا لگ گیا تھا۔ اپنی بیٹی عطیۃ المجیب (طوبیٰ) کی طلاق کے بعد وہ اس عاجز سے اتنا مرعوب ہو چکے تھے کہ نہ اُنکی زبان اُنکا ساتھ دے رہی تھی اور نہ ہی اُنکی ٹانگیں۔ خلیفہ رابع صاحب کی وفات کے بعد دسمبر ۲۰۰۳ء میں خاکسار نے اپنا دعویٰ کھلے عام احمدیوں، غیر احمدیوں اور سب دنیا کے آگے رکھ دیا تھا۔ اور فی زمانہ جو میڈیا کی سہولیات اس عاجز کو میسر ہیں۔ خاکسار اِنکی مدد سے جہاں تک ہو سکا ہے میں اپنے دعویٰ اور اپنی سچائی کے دلائل سے دنیا کو آگاہ کر رہا ہوں۔ حضورؑ کی طرح میں بھی مخالفین کو بلاتے بلاتے تھک گیا ہوں۔ کوئی قادیانی احمدی، کوئی لاہوری احمدی، کوئی غیر احمدی یا دنیا کا کوئی عالم نیک نیتی سے میرے مقابلہ پر نہیں آیا۔ حضورؑ کی طرح ہی میری سچائی کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ میں اس مقابلہ کیلئے ہر وقت حاضر ہوں؟؟

❁ ❁ ❁ ۔قرینہ نمبر ۵ ۔۔ الہامی علوم میں غلبہ۔۔ حضورؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔۔۔ ''پانچویں علامت اس عاجز کے صدق کی یہ ہے کہ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ میں ان مسلمانوں پر بھی اپنے کشفی اور الہامی علوم میں غالب ہوں۔ اُنکے ملہموں کو چاہیے کہ میرے مقابل پر آویں۔ پھر اگر تائید اِلٰہی میں اور فیض سماوی میں اور آسمانی نشانوں میں مجھ پر غالب ہو جائیں تو جس کارد سے چاہیں مجھ کو ذبح کر دیں مجھے منظور ہے۔ اور اگر مقابلہ کی طاقت نہ ہو تو کفر کے فتوے دینے والے جو الہاماً میرے مخاطب ہیں یعنی جن کو مخاطب ہونے کیلئے الہام الٰہی مجھ کو ہو گیا ہے پہلے لکھ دیں اور شائع کرا دیں کہ اگر کوئی خارق عادت امر دیکھیں تو بلا چون و چرا دعویٰ کو منظور کر لیں۔'' (ایضاً۔ ۳۴۸)

اقول۔۔ عزیزم۔ ایک مبارک سجدہ جس کا میری کتاب غلام مسیح الزماں کے مقدمہ میں ذکر ہے۔ اِس سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا ''ہم تجھے اپنی جناب میں رجسٹر کرتے ہیں اور تجھے ہم خاص علم دیں گے اور اِس میں تو ہمیشہ غالب رہے گا وغیرہ وغیرہ۔'' اپنے آقا کی طرح میں نے علم میں لاجواب کرنے کی یہ الٰہی بشارت اور وعدہ جناب خلیفہ رابع صاحب کے دور میں اُنکے آگے بھی رکھا تھا اور آج جماعت احمدیہ کے آگے بھی موجود ہے۔ مذہبی اِعتبار سے میرے ایسے اَن پڑھ انسان کا ایک عالموں کی جماعت کے آگے اِتنا بڑا چیلنج کیا نفسانی دھوکہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس عاجز کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کے ابطال اور خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے اِثبات کیلئے جماعت احمدیہ قادیان کے خلفاء اور علماء کا میرے مقابلہ پر نہ آنا اس بات کا کیا قطعی ثبوت نہیں ہے کہ میں صادق ہوں؟؟؟ اور میں وہی ہوں جس کی اللہ تعالیٰ نے حضرت بانئے جماعتؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی تھی۔ خاکسار ۲۲ رفروری ۱۹۹۷ء کو خلیفہ رابع صاحب کو لکھے گئے اپنے دوسرے خط (کتاب غلام مسیح الزماں۔ صفحہ ۹۲) میں لکھتا ہے۔۔۔

''اے میرے سید! معذرت کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ اس طرح اپنے کسی بندے پر اپنے فضل کے متعلق اتمام حجت کر دے تو پھر وہ بندہ فضل باری تعالیٰ کا کس طرح انکار کرے؟ انسان کی دنیوی زندگی بہت مختصر اور عارضی ہے۔اس میں لوگوں سے ڈرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔میری نظر میں وہ انسان بہت بدنصیب ہے جو جھوٹ بول کر کوئی عزت حاصل کرنا چاہتا ہے ایسی عزت سے وہ گمنامی لاکھوں درجے بہتر ہے جس میں جھوٹ کی آمیزش نہ ہو۔مزید برآں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی انسان یہ بات ثابت کر دے کہ غلام مسیح الزماں پہلے ظاہر ہو چکا ہے تو میں آپ کو یہ لکھ کر دیتا ہوں کہ مجھے آپ کسی بھی جگہ صلیب پر چڑھا دیں کیونکہ میں جھوٹی زندگی سے مرنے کو بہتر سمجھتا ہوں۔میں یہ الفاظ نعوذ باللہ تکبر کے ساتھ نہیں لکھ رہا بلکہ اس لیے لکھ رہا ہوں تا کہ سچائی کا خون نہ ہو۔''

عزیزم محترم۔۔۔یہ تو پانچ وہ قرائن تھے جو چودھویں صدی ہجری کے مجدد اور امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے وقت میں اپنے دعویٰ کی سچائی کے لئے بطور ثبوت پیش کیے تھے۔آج آپکا موعود زکی غلام مسیح الزماں آپؑ کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں احمدیوں، غیر احمدیوں اور باقی سب دنیا کے آگے اپنے دعویٰ کی سچائی کے حق میں کچھ مزید قرائن بھی پیش کرتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ۔قرینہ نمبر ۶ ۔۔واضح رہے کہ کسی پیشگوئی کے متعلق کسی غلط عقیدے یا غلط دعویٰ کو جھٹلانے کی توفیق اُنہی لوگوں کو ملا کرتی ہے جو بذاتِ خود اُس پیشگوئی کے مصداق ہوتے ہیں۔مثلاً حیات مسیح ابن مریم کے عقیدہ کو قرآن مجید سے جھٹلانے کے بعد حضرت مرزا غلام احمدؑ کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ خود بخود قابلِ غور بن گیا تھا۔اِسی طرح آج آپؑ کے موعود زکی غلام کے وقت میں بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ قرآن کریم اور زکی غلام کے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں جب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ثابت ہو گیا ہے تو پھر وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں جس کا اِلہامی پیشگوئی میں ذکر موجود ہے آخر کوئی احمدی تو ہوگا کیونکہ اِلہامی پیشگوئی تو بہر حال قطعی طور پر سچی ہے۔وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کی طرح آج بھی جس انسان پر اللہ تعالیٰ نے خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کا اِنکشاف فرمایا ہے وہی دراصل پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہے۔خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود جھوٹا ثابت ہو جانے کے بعد خاکسار کا دعویٰ خود بخود قابل غور بن جاتا ہے۔

❁ ❁ ❁ قرینہ نمبر ۷ ۔۔۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ سے پہلے جتنے بھی مجددین مبعوث ہوئے تھے۔وہ سب عمومی یا غیر موعود مجددین تھے۔چودھویں صدی ہجری کے سر پر جو مجدد مبعوث ہوا تھا۔وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہوتے ہوئے ایک موعود مجدد بھی تھا۔یہ بھی خاکسار کئی دفعہ بتا چکا ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی بعثت کیساتھ ہی محمدی تجدیدی سلسلہ احمدی تجدیدی سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اب سوال ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد آئندہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر مبعوث ہونے والا مجدد کیا موعود مجدد ہوگا یا کہ عمومی یعنی غیر موعود مجدد؟؟؟

اس سوال کے ضمن میں جواباً عرض ہے۔۔کہ آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ تجدیدی سلسلہ میں عمومی مجددین کے علاوہ دو (۲) موعود مجدد شامل ہیں یعنی ایک حضرت امام مہدی علیہ السلام اور دوسرے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔اور یہ بھی میں کئی دفعہ بتا چکا ہوں

کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔ یہ موعود زکی غلام وہی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جس کے نزول کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو بشارت فرمائی ہوئی ہے۔ اس وقت خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی وجہ سے جماعت احمدیہ کئی فتنوں کا شکار ہو چکی ہے۔ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ نے جن مسلمانوں کو پیروں اور فقیروں کی چنگل سے آزاد کروایا تھا۔ آج وہی احمدی مسلمان جماعت احمدیہ میں پابجولاں ہیں۔ حضورؑ نے جس جماعت کو غلبہ اسلام کیلئے تیار کیا تھا۔ آپکی اولاد نے اس جماعت کو حصول دنیا کا ذریعہ بنالیا ہے۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں نزول فرمانیوالے موعود زکی غلام کی بعثت سے پہلے ہی حضورؑ کے بیٹے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے الہامی پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ کر کے نہ صرف موعود زکی غلام (موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم) کا راستہ روکا ہے بلکہ احمدیوں پر ایک جبری نظام نافذ کر کے اور اُنہیں پانچ مختلف تنظیموں (انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ) میں تقسیم کر کے اور اُن سے حلف اُٹھا اُٹھا کر اُنہیں اَسیر بھی بنالیا ہے۔ جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود سے متعلقہ اس فتنے کے پیش نظر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد آئندہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر سوائے مصلح موعود یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے کوئی اور عمومی یا غیر موعود مجدد مبعوث نہیں ہوسکتا تھا؟؟ اس وقت جماعت احمدیہ میں اس عاجز کے علاوہ کوئی ایسا دعویدار نہیں ہے جو موعود زکی غلام مسیح الزماں یا مصلح موعود اور موعود مجدد صدی پانزدہم ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو۔ مزید برآں پندرھویں صدی کے سر پر مصلح موعود یا موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا سب سے پہلا دعویٰ اس عاجز کا ہے۔ باقی سب مدعیوں کے دعوے نہ صرف عمومی مجدد ہونے کے دعاوی ہیں بلکہ یہ سب پندرھویں صدی ہجری کا سرگزر جانے کے بعد کی پیداوار ہیں۔

❁ قرینہ نمبر ۸۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا تھا ''اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

علم اور معرفت میں کمال کے ثبوت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ایک اِلٰہی نظریہ {Virtue is God} بخشا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی عالم اور فلسفی میرے اِس ''اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ'' کو بذریعہ دلیل جھٹلا نہیں سکتا۔ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

''دیکھو دنیوی علوم جو اکثر مخالف قرآن کریم اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں۔ کیسے آجکل ایک زور سے ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھلا رہا ہے۔ کیا ایسے نازک وقت میں ضرور نہ تھا کہ اِیمانی اور عرفانی ترقیات کیلئے بھی دروازہ کھولا جاتا تا شرور محدثہ کی مدافعت کیلئے آسانی پیدا ہوجاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اِرادہ کرلیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اِس دنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے۔ اب نیم مُلّاں دشمن اِسلام اِس ارادہ کو روک نہیں سکتے۔ اگر اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے تو ہلاک ہوجائیں گے اور قہری طمانچہ حضرت قہار کا ایسا لگے گا کہ خاک میں مل جائیں گے۔ اِن نادانوں کو حالت موجودہ پر بالکل نظر نہیں۔ چاہتے ہیں کہ قرآن کریم مغلوب اور کمزور اور ضعیف اور حقیر سا نظر آوے

لیکن اب وہ ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئیگا اور دنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائیگا اور اپنا غلبہ دکھائیگا اور لیظھرہٗ علی الدّین کلّہٖ کی پیشگوئی کو پورا کردے گا اور پیشگوئی ولیمکنّن لھم دینھم کو روحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا۔''

(ازالہ اوہام بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۶ تا ۴۶۷)

عزیزم۔۔۔اب سوال یہ ہے کہ یہ جو الٰہی نظریہ Virtue is God خاکسار کو بذریعہ الہام بخشا گیا ہے۔ کیا اِس نظریہ میں قرآن مجید کے وہ معارف بیان نہیں کیے گئے جن کے آگے تمام دنیوی فلسفے ہلاک اور باطل ہوجاتے ہیں؟ اِس نظریہ میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق قرآن کریم کا وہ سچا فلسفہ ظاہر ہوا ہے جسکے آگے دنیا کا کوئی بھی فلسفہ ٹھہر نہیں سکتا۔ یہ الٰہی نظریہ (Divine theory) ہی دراصل ادیانِ باطلہ پر دین اسلام کا غلبہ اور علمی فتح ہے۔ ؎ ہوجائیں جس سے ڈھیلی سب فلسفہ کی چُولیں میرے حکیم ایسا بُرہان مجھ کو دے دے

❁ ۔قرینہ نمبر ۹۔۔۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی علامات بتا رہی ہیں کہ زکی غلام مثیلِ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ ہے۔ اِس مماثلت کا ذکر میں اپنے مضمون نمبر ۱۱ بعنوان ''حضرت مسیح ناصریؑ اور غلام مسیح الزماں کے مابین مماثلت'' میں تفصیلاً کر چکا ہوں۔ اپنے حالات و واقعات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے میری ہر لحاظ سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ سے مماثلت ثابت کر دی ہے۔ می تو ندشد یہودی می تو ندشد مسیح کے محاورے کے مطابق آج جماعت احمدیہ محمود یہودی نما بلکہ اُن سے بھی دو قدم آگے بڑھ چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہودی نما بن جانا بھی آنیوالے موعود زکی غلام کی صداقت پر ایک محکم قرینہ ہے۔

❁ ۔قرینہ نمبر ۱۰۔۔ ہر زمانے میں اَنبیاء اور مصلحین کا اُنکے دُعاوی کے بعد اخراج اور مقاطعہ ہوا ہے۔ یہ ہتھکنڈے کفار کے مومنین کے خلاف ہوتے ہیں۔ مذہبی دنیا میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں مل سکتی کہ کسی برگزیدہ نبی اور مصلح نے دعویٰ کیا ہو اور اُسکے ماحول کے مذہبی پنڈتوں اور دوکانداروں نے اُس کا اخراج اور مقاطعہ نہ کیا ہو؟ اگر کوئی ایسا مصلح ہوتا تو وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتے کیونکہ بچپن سے ہی آپکے بدترین دشمنوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور امانت کی گواہی دے رکھی تھی۔ حضرت امام مہدی معہود و مسیح موعودؑ پر آپکے دعویٰ کے بعد پہلے کفر کا فتویٰ لگا۔ بعد ازاں اِخراج از اسلام کیساتھ آپؑ کا اور آپکے اصحابؓ کا مقاطعہ بھی کیا گیا۔ اَنبیاءؑ اور مصلحین کی اِسی سنت کے مطابق آج میں بھی اور میرے اہل وعیال اور میرے دیگر اصحاب بھی سچائی کی خاطر محمودی نظام کی طرف سے اِخراج اور مقاطعہ کی اَلمناک سزاؤں سے گزر رہے ہیں۔ اور یہ بھی اس عاجز کی صداقت کے لیے ایک قرینہ ہے۔

موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کیلئے نشانات۔۔۔عزیزم محترم؟؟؟ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے خاکسار کی کوئی کتاب یا مضمون پڑھا ہے یا کہ نہیں لیکن آپ نے جو سوال پوچھا ہے اور جس طرح پوچھا ہے۔ اس میں خاکسار کو سنجیدگی کی جھلک نظر آرہی ہے۔ لہٰذا خاکسار مذکورہ بالا دَس (۱۰) قرائن کے علاوہ نشان سے متعلقہ آپکے سوال کا مزید مفصل جواب دینا چاہے گا اور میں اُمید کروں گا کہ آپ خاکسار کے جواب کو تحمل، تقویٰ اور کھلے ذہن کیساتھ حضرت مرزا غلام احمدؑ کی درج ذیل نصیحت کی روشنی میں پڑھیں گے۔ کسی بھی دعویٰ یا کسی بھی نئے نقطہ نظر کے سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں۔۔۔

’’اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہوکر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُسکے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

خاکسار اپنی سچائی کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی سچائی کے نشانوں کی بات کر لی جائے۔ عزیزم۔ آپ پیدائشی احمدی ہیں یا کہ آپ نے بذات خود تحقیق کر کے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بطور مسیح موعود اور امام مہدی معہود قبول کیا ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے؟؟ اب سوال یہ ہے کہ ہر دو صورتوں میں آپ نے یا آپکے اَباؤ اجداد نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بطور امام مہدی و مسیح موعود کن نشانوں یا ثبوتوں کی وجہ سے قبول کیا تھا؟ یا بالفاظ دیگر حضرت مرزا غلام احمدؑ کے امام مہدی و مسیح موعود ہونے کے نشانات یا ثبوت کیا تھے یا پھر لوگوں نے کن نشانوں اور ثبوتوں کی وجہ سے آپکے اِن دونوں دعاوی کو قبول کیا تھا؟؟

اس سوال کے جواب میں خاکسار بڑے اختصار کیساتھ آپ سے عرض کرتا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے امام مہدی و مسیح موعود ہونے کے دعاوی کی سچائی کیلئے لوگوں کے آگے اپنے الہامات اور اپنی کتابوں کو نہیں پیش کیا تھا اور نہ ہی آپکے بے شمار الہامات اور آپکی کتابوں کی وجہ سے لوگوں نے آپؑ کو امام مہدی اور مسیح موعود مانا تھا بلکہ آپؑ نے اپنے دونوں دعاوی (امام مہدی۔ مسیح موعود) کی سچائی کے حق میں دو اہم اور قطعی نشانوں کو پیش کیا تھا۔ مسلمانوں یا غیر مسلمانوں میں سے نیک اور سلیم الفطرت لوگوں نے اِنہی دونوں قطعی نشانوں کی وجہ سے آپکے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کے دعاوی کو قبول کیا تھا۔ اور یہ دونوں نشانات یا ثبوت تھے (۱) دعویٰ مسیح موعود کے سلسلہ میں وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نشان (۲) دعویٰ امام مہدی کیلئے خسوف وکسوف کا نشان۔

واضح رہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ کی سچائی کیلئے اُمت کے آگے یہ دلیل یا یہ ثبوت پیش کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق اُمت محمدیہ جو صدیوں سے حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم (اللہ تعالیٰ نے موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھا لیا تھا اور اب آخری زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق وہ زندہ بجسم عنصری آسمان سے نزول فرمائیں گے) کا عقیدہ اپنا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؑ نے اُمت محمدیہ سے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو خبر دی ہے کہ موسوی مسیح ابن مریم تو باقی انسانوں اور نبیوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح ابن مریم کے مطابق اُمت محمدیہ میں سے ہی کوئی اُمتی فرد بطور مسیح موعود نزول فرمائے گا اور وہ اُمتی فرد خاکسار مرزا غلام احمدؑ ہیں۔ جیسا کہ آپؑ ۱۸۹۱ء میں اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اسی ضمن میں فرماتے ہیں۔

’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ اَنْتَ مَعِیَ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔ اَنْتَ مُصِیْبٌ وَّ مُعِیْنٌ لِّلْحَقِّ۔‘‘ (تذکرہ۔ صفحہ ۱۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲) عربی عبارت

کا ترجمہ:۔اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار رہے۔

حضرت مرزا غلام احمدؑ نے فرمایا تھا کہ بنیادی طور پر حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا عقیدہ ہی بالکل غلط ہے اور پھر آپ نے انکشاف الٰہی کی روشنی میں قرآن کریم کی تیس محکم آیات کے ساتھ اس حقیقت کو کلی طور پر ثابت کر کے لوگوں کے آگے پیش کر دیا۔عزیزم۔اب جب آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے سلسلہ میں لوگوں کا حیات مسیح ابن مریم کا عقیدہ ہی جھوٹا ثابت ہو گیا تو پھر مسلمانوں یا غیر مسلمانوں میں سے نیک اور سلیم الفطرت لوگوں کے لیے حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ مسیح موعود پر غور و فکر کرنے اور اسے قبول کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں رہا تھا۔وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا یہ تھا وہ نشان یا یہ تھا وہ ثبوت جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو بخشا تھا۔اور جن لوگوں نے بھی حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ مسیح موعود کو قبول کیا تھا تقریباً اُن سب نے وفات مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں حضورؑ کے اِسی نشان کی وجہ سے آپکے دعوے کو قبول کیا تھا۔اگر حضرت مرزا غلام احمدؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کا عنایت کردہ وفات مسیح ابن مریم کا یہ نشان نہ ہوتا تو پھر چند ایسے دوستوں (جو آپکی نیکی اور پاکیزگی پر حسن ظن رکھتے تھے) کے سوائے مسلمانوں کی ایک بھاری اکثریت کا آپکے دعویٰ مسیح موعود کو قبول کرنا تو درکنار آپکے دعوے پر غور و فکر کرنے کیلئے بھی تیار نہ ہوتی۔مجھے اُمید ہے حضرت مرزا غلام احمدؑ کی صداقت کے سلسلہ میں وفات مسیح سے متعلقہ اس نشان کے بارے میں آپ بھی میرے ساتھ سو فیصد اتفاق فرمائیں گے۔

عزیزم۔اب خاکسار پیشگوئی مصلح موعود اور اپنے دعویٰ موعودز کی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی طرف آتا ہے۔آپ کو واضح رہے کہ میں جنگل میں پیدا ہونے والا صرف ایک پیدائشی احمدی اور دین اسلام بطور خاص احمدیت کے حوالے سے ایک اُمی اور اَن پڑھ انسان تھا۔اکثر لوگ مذہب کے معاملہ میں اپنے آبائی دین کی پیروی کرنا ایک فطری اَمر تصور کرتے ہیں اور عادتاً میں بھی اس اکثریت سے مختلف نہیں تھا۔جنگل میں پیدا ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کیلئے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ میں نے ایم اے تک تعلیم حاصل کر لی لیکن پوسٹ گریجوایٹ ہونے کے باوجود خاکسار کے پاس کوئی مذہبی علم نہیں تھا اور نہ ہی میرے پاس حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعاوی کے بارے میں کوئی علم تھا۔پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں خاکسار کے علم کا وہی حال تھا جو کہ انکشاف الٰہی سے پہلے آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے بارے میں حضرت مرزا صاحبؑ کے علم کا حال تھا۔المختصر پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں میرا بھی پیدائشی طور پر وہی عقیدہ تھا جو دیگر احمدیوں کا تھا یعنی خاکسار بھی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مصلح موعود مانتا تھا اسی طرح جس طرح حضرت مرزا صاحبؑ ۱۸۹۰ء کے آخر تک موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھائے جانے اور پھر آپکے اَصالتاً نزول کے قائل تھے۔جیسا کہ آپؑ ۱۸۸۴ء میں اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:۔

’’عَسٰی رَبُّکُمْ أَیَرْحَمَکُمْ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْکَافِرِیْنَ حَصِیْراً۔ خدائے تعالیٰ کا اِرادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رُجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رُجوع کریں گے۔اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔یہ آیت اِس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اِشارہ ہے۔یعنی اگر طریق رِفق اور

نرمی اور لطف اور اِحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اِس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنیوالا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کیلئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال اِلٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود کر دے گا۔ اور یہ زمانہ اُس زمانہ کیلئے بطور اَرہاص کے واقع ہے یعنی اُس وقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اِتمام حجت کرے گا۔ اب بجائے اُسکے جمالی طور پر یعنی رفق اور اِحسان سے اِتمام حجت کر رہا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۰۱ تا ۶۰۲ حاشیہ در حاشیہ)

اسی طرح اپنی اسی کتاب میں ایک اور جگہ پر آپ نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''هُوَ الَّذِیْٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصّف۔۱۰)۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دین اِسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُنکے ہاتھ سے دین اِسلام جمیع آفاق اور اَقطار میں پھیل جائے گا۔'' (روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ)

عزیزم۔ وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں کوئی مبارک جمعہ کا دن تھا۔ اس دن اس عاجز کو ایک ایسا مبارک سجدہ نصیب ہو گیا جس میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی کایا پلٹ دی۔ [یہ ایک تفصیلی مضمون ہے کہ خاکسار پر اللہ تعالیٰ نے یہ سارے انکشافات کس طرح فرمائے لیکن میں اِن تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے صرف آپکے سوالوں کے جواب لکھنا چاہتا ہوں۔ اس سارے واقعہ کی تفصیل اگر آپ جاننا چاہیں تو آپ میری کتب یا ہماری ویب سائٹ alghulam.com پر سے پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ خواہش کریں گے تو اس سلسلہ میں خاکسار بھی آپ کو تفصیلات لکھ کر بھیج سکتا ہے۔] اس مبارک جمعہ والے دن یا اگلے دن نماز مغرب کے بعد خاکسار پر اللہ تعالیٰ نے Virtue is God کا الہام نازل فرما دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کیساتھ کھلا کھلا مکالمہ ومخاطبہ شروع ہو گیا۔ لاہور میں نیو مسلم ٹاؤن میں واقع احمدیہ ہوسٹل دارالحمد میں ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا کہ تو وہی موعود غلام ہے جس کی میں نے اپنے بندے مرزا غلام احمد کو ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا کہ تم اپنا تعلیمی پروگرام ختم کر کے اب وہی کچھ کرو جس کا میں تجھے حکم دوں گا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ اب تو اپنی تعلیم کے سلسلہ میں مالی مدد کیلئے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا۔ ''ہم تجھے اپنی جناب میں رجسٹر کرتے ہیں اور اب میں تجھے علم دوں گا اور تو لوگوں کو لاجواب کر دے گا۔ وغیرہ''۔ میں اللہ تعالیٰ کی ان سب باتوں پر اُسی وقت ایمان لے آیا تھا کیونکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ مجھے اس طرح بتایا تھا کہ میں اِس کا اِنکار نہیں کر سکتا تھا۔ چونکہ مذہبی طور پر میں ایک اَن پڑھ انسان تھا۔ اللہ تعالیٰ کا مجھے بتانا کہ تم وہی موعود غلام ہو جس کی میں نے اپنے بندے مرزا غلام احمد کو ۱۸۸۶ء میں بشارت دی تھی۔ میرے لیے یہ بات بھی بہت عجیب، حیران کن اور نئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو کسی غلام کی بشارت دی ہوئی ہے۔

بہر حال میں الٰہی رضا اور اُسکے حکم کے مطابق اپنے تعلیمی سلسلہ کو ترک کر کے مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۸۴ء کو واپس ربوہ اپنے گھر آ گیا۔ فروری ۱۹۸۴ء میں اکثر میرے ساتھ ایسا ہوتا رہا کہ جب میں گھر سے باہر اکیلا سیر کیلئے نکلتا تھا تو کوئی مجھے کہتا تھا کہ تو مرزا صاحب کا غلام ہے۔ اور جب میں پیچھے مڑ کر دیکھتا تو مجھے کوئی شئے نظر نہیں آتی تھی۔ یہ واقعہ میرے ساتھ فروری میں بہت دفعہ ہوا۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ مجھے نہ دین اسلام کا گہرا علم تھا اور نہ ہی میں نے حضرت مرزا صاحبؑ کی کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا بجز کوئی ایک آدھ کتاب مثلاً کشتی نوح وغیرہ کے۔ اس واقعہ کے بعد میں نے یہ جاننے کیلئے کہ جس غلام کی غیب سے مجھے خبر دی جا رہی ہے اُسکی حقیقت کیا ہے؟ میں نے اپنے ایک دوست سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی وحی اور الہامات کا مجموعہ بنام تذکرہ پڑھنے کیلئے عاریتاً لیا۔ میں نے چند دنوں میں اس تذکرہ کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ لیا۔ تذکرہ پڑھنے کے بعد مجھے قطعی طور پر علم ہو گیا کہ جن باتوں کی غیب سے مجھے خبر دی جا رہی ہے وہ بالکل حق ہیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ پر ہوشیار پور کے چلہ کے دوران ایک الہامی پیشگوئی نازل ہوئی تھی جس کو آپؑ نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے دن ایک نوٹ کی صورت میں لکھا اور پھر بعد ازاں یہی نوٹ یکم مارچ ۱۸۸۶ء کو اخبار ریاض ہند کے ضمیمہ کے طور پر شائع ہوا۔ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اسی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی جس کو آپؑ نے اپنی تحریروں میں مصلح موعود کے لقب سے ملقب کیا تھا۔ تذکرہ پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خبر کے مطابق ثابت ہو رہا تھا کہ وہ موعود زکی غلام آپکا کوئی جسمانی لڑکا نہیں تھا کیونکہ وہ تو آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ موعود زکی غلام جس کو آپؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ جب وہ آپکے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر وہ موعود زکی غلام یا مصلح موعود حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا کس طرح ہو سکتا تھا؟؟ عزیزم۔ یہ ہے وہ میری صداقت کا نشان اور خاکسار کو یہ نشان اسی طرح عنایت فرمایا گیا ہے جس طرح ۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نشان بخشا تھا۔ اب یہ کس طرح ایک نشان ہے اور اس کا کیا ثبوت اور دلیل ہے کہ وہ موعود زکی غلام (جس کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی) حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا؟؟ اس ساری تفصیل کو اب خاکسار آپکے آگے اجمالاً رکھنا چاہتا ہے۔

[1] اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت سے متعلقہ نشان۔۔۔ واضح رہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میثاق النبیین کے ضمن (connection) میں حضرت بانئے جماعتؑ پر نازل فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝" (ال عمران آیات۔ ۸۲، ۸۳) اور جب اللہ نے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اِس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم

ضرور ہی اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُسکی مدد کرنا، فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اِس پر میری طرف سے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا تھا، ہاں ہم اِقرار کرتے ہیں، فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ اب جو (شخص) اِس عہد کے بعد پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہونگے۔ یہ وہ میثاق النبیین ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اُس کے بعد آنیوالے مصلح کی خبر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ اِس میثاق النبیین کے مطابق مصلحین کو بھیج کر اُمتوں یا جماعتوں کا امتحان لیتا رہا ہے کہ آیا وہ اپنے دعویٰ ایمان میں صادق تھیں یا کہ نام کی مومن۔ مذہب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نئے آنیوالے مصلح کی مدلل اتمام حجت کے باوجود اُسکی قوم یا جماعت نے میثاق النبیین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُس کا اِنکار کر دیا۔ مثلاً حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مرزا غلام احمدؑ یہ سب میثاق النبیین کے مطابق آنیوالے موعود مصلحین تھے اور اِنکی قوموں نے بڑی دلیری کیساتھ اِن سب کا اِنکار کیا تھا۔ واضح رہے کہ یہودی اور عیسائی مثیل موسیٰ اور فارقلید (احمد) کو بنی اسرائیل میں ڈھونڈتے رہے جبکہ وہ بنی اسماعیل میں سے ظاہر ہو گئے۔ اسی طرح مسلمان امام مہدی کو آجتک حضرت فاطمہؓ کی عترت میں ڈھونڈ رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کو اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام پر چسپاں کر کے اُسکے نزول کیلئے آسمان کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود ایک صدی قبل ہندوستان کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان میں ایک ایسی قوم میں ظاہر ہوئے جس کا کسی مسلمان کو وہم وگمان تک بھی نہیں تھا اور اِسی وجہ سے اُمت محمدیہ کی اکثریت حضرت مرزا صاحبؑ کی قبولیت سے محروم رہی۔ پہلی قوموں نے اپنے موعودوں کا اِس لیے اِنکار کیا تھا کیونکہ وہ موعود اِنکی خودساختہ اُمنگوں اور خواہشات کے برخلاف ظاہر ہوئے تھے۔

عزیزم۔ جس طرح پیشگوئیوں کے ذریعے یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی آزمائش ہو چکی ہے اِسی طرح کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ افراد جماعت احمدیہ کی بھی آزمائش ہوتی کہ آیا وہ اِمام آخرالزماں حضرت مرزا غلام احمدؑ پر اپنے ایمان لانے میں سچے ہیں یا کہ برائے نام مومن؟؟ اِسی غرض کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بھی آپکے دعویٰ کے اوائل ہی میں میثاق النبیین کے مطابق ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔ آج جماعت احمدیہ بھی پہلی اُمتوں اور قوموں کی طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اِسی قسم کی ایک زبردست آزمائش میں داخل ہو چکی ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کی غرض وغایت بھی یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ کونسے احمدی اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں اور کونسے برائے نام احمدی؟؟ کونسے احمدی اُس کلام اللہ (جو آنحضرت ﷺ اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوا) کی پیروی کرنیوالے ہیں اور کونسے نام نہاد احمدی اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنیوالے ہیں؟؟؟

زکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق مبشر الھامات کا ترتیب وار نزول۔ اب خاکسار وہ سارا مبشر کلام اِلٰہی یہاں پر درج کرتا ہے جو حضورؑ پر زکی غلام کے سلسلہ میں نازل ہوا تھا۔

(1) ۱۸۸۱ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ۔'' یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(2)۱۸۸۶ء۔خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔''(اِشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

(3)۔۱۸۹۴ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ''۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۱۴۔روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(4)۔۱۸۹۶ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السماءِ۔'' ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(5)۔ ۱۳/اپریل ۱۸۹۹ء۔ ”اِصْبِرْ مَلِیًّا سَاَھَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِیًّا۔“یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷)

(6)۔ ۲۶/دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ”اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔“ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

(7)۔مارچ ۱۹۰۶ء۔”اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔“ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(8)۔۱۹۰۶ء۔”اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔“(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(9)۔ ۱۹۰۶ء۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

(10)۔۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء۔”اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔“(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷/ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(11)اکتوبر ۱۹۰۷ء۔”(۵)اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ (۶)یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔(۷)ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(12)۔۶، ۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔”سَاَھَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِیًّا۔ رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً۔“(تذکرہ ۶۲۶) میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔

(13)۔۶، ۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُه یَحْیٰی۔ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ۔۔۔آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا؟

پیشگوئی مصلح موعود(غلام مسیح الزماں) کے متعلق چند اھم نکات

(۱) یہ بات یاد رکھیں کہ ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں دو(۲) وجودوں (یعنی ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام) کی بشارات دی گئیں تھیں۔وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی تھی کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اور نہ ہی بعد ازاں ملہم کی وفات تک کوئی ایسی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کب پیدا ہوگا؟ اب اگر زکی غلام حضور علیہ السلام کا صلبی لڑکا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے کو اس طرح بشارت دیتا۔سو

تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکے تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہونگے۔اوراس طرح وجیہہ اور پاک لڑکا اورزکی غلام دونوں کا حضور علیہ السلام کے صلبی لڑکے ہونے میں کوئی اِبہام نہ رہتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف اورصرف وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق فرمادیا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔لیکن زکی غلام کیا ہوگا اورکون ہوگا اس راز پر سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے پردہ نہیں اُٹھایا؟؟

(۲) اولاً۔اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۱ء میں حضور علیہ السلام پر ایک حسین غلام کی بشارت نازل فرمائی تھی۔اِسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو وجیہہ اور پاک لڑکا اورزکی غلام کی بشارتیں عنایت فرمائیں۔اس مفصل اِلہامی پیشگوئی کے بعد پھر وقتاً فوقتاً مختلف اوقات میں گیارہ (۱۱) دفعہ غلام کی بشارتیں نازل ہوئیں تھیں۔اس طرح غلام کے متعلق کل تیرہ (۱۳) دفعہ بشارتیں نازل ہوئی ہیں۔واضح رہے کہ قرآن کریم میں غلام کا لفظ (۱) صلبی لڑکا اور (۲) نوجوان لڑکا (youth) دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔صلبی معنوں میں مثلاً۔حضرت اِبراہیم،حضرت زکریا اوراسی طرح حضرت مریم صدیقہ علیہم السلام کو جن غلاموں کی بشارتیں ملی تھیں وہ سب اِنکے صلبی لڑکے تھے اور اِنکے گھروں میں پیدا ہوئے تھے۔

ثانیاً۔نوجوان لڑکا (youth) کے معنی میں مثلاً۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔’’وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ۔‘‘ (یوسف۔۲۰) ترجمہ۔اورایک قافلہ آیا اوراُنہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اوراُس نے اپنا ڈول ڈالا۔تو اُس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ ایک لڑکا ہے۔اوراُنہوں نے اُسے ایک پونجی کے طور پر چھپالیا اوراللہ اُسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کنویں میں ڈول ڈالنے والے نے کنویں میں ایک لڑکے کو دیکھا تو اُس نے اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا کہ۔۔يَا بُشْرَى هَذَا غُلَامٌ ۔اے خوشخبری ہو یہ ایک لڑکا ہے۔اب یہاں جسے هَذَا غُلَامٌ کہا گیا تھا وہ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام اِس ڈول ڈالنے والے کا صلبی لڑکا تو نہیں تھے بلکہ اُس کیلئے صرف ایک نوجوان لڑکا یا غلام تھے۔اسی طرح سورۃ کہف کی آیات نمبر ۷۵،۸۱ اور ۸۳ میں بھی غلام کا لفظ نوجوان لڑکا (youth) یا غلام کے معنی میں آیا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ حضورؑ کو جو تیرہ (۱۳) دفعہ غلام کی بشارتیں ہوئیں کیا یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کے متعلق تھیں؟اگر یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کیلئے ہوتیں تو یقیناً یہ تیرہ لڑکے حضورؑ کے گھر میں پیدا ہونے چاہیے تھے لیکن آپکے گھر میں صرف پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔تو پھر اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ کیا نعوذ باللہ من ذالک غلام کے متعلق یہ مبشر اِلہامات غلط تھے؟نہیں ہرگز غلط نہیں تھے۔بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام کی یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کیلئے نہیں ہوئی تھیں بلکہ یہ بشارتیں محض کسی نوجوان لڑکا (youth) یا غلام یعنی روحانی فرزند کے معنوں میں ہوئی تھیں۔

(۳) ایک اورسوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ غلام کی تیرہ (۱۳) بشارتیں مختلف تیرہ (۱۳) غلاموں کے متعلق ہوئی تھیں یا کہ ان بشارتوں میں صرف ایک ہی زکی غلام کا وعدہ دیا گیا تھا؟واضح ہو کہ ان تمام بشارتوں میں ایک ہی زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔اسکی وجہ یہ ہے کہ ۲۰

رفروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی کے بعد جو گیارہ (۱۱) دفعہ غلام کی بشارتیں ہوئی تھیں۔ اِن بشارتوں میں غلام کی اِنہیں صفات کا ذکر ہے جو کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمائی گئیں تھیں۔ مثلاً۔ اِن گیارہ (۱۱) میں سے چھ (۶) بشارتوں میں اُسے بار بار حلیم، زکی اور مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فرمایا گیا ہے۔ غلام کی یہ وہی صفات ہیں جو کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی میں موجود ہیں۔ باقی پانچ بشارتوں میں ایک دفعہ اُسے صرف غلام اور تین (۳) دفعہ اُسے نافلہ اور ایک دفعہ یحییٰ فرمایا گیا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ نافلہ بھی زکی غلام یعنی مصلح موعود کو ہی فرمایا گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے نافلہ کے معنی پوتا کرتے ہوئے جب نافلہ غلام سے متعلقہ بشارتوں کو اپنے پہلے پوتے یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پہلے لڑکے نصیر احمد (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو یہ بتانے کیلئے کہ نافلہ کے معنی یہاں ''پوتا'' کی بجائے ''زائد انعام'' کے ہیں اُس پوتے کو فوت کرلیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے۔۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ (بنی اسرائیل ۔ ۸۰) اور رات کو بھی تو اِس (قرآن) کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر، جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔ عنقریب تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود میں کھڑا کرے گا۔

اسی طرح زکی غلام سے متعلقہ آخری بشارت جو کہ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوئی تھی اس میں ایک بشارت میں غلام کو یحییٰ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یہ یحییٰ بھی وہی زکی غلام ہے۔ مثلاً ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ۔ ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔'' اب یحییٰ کے لفظی معنی ہمیشہ زندہ رہنے والے کے ہوتے ہیں۔ اور سخت ذہین وفہیم ہونا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیے جانے کے الفاظ دراصل لفظ یحییٰ کے قائم مقام ہیں۔ کیونکہ جو شخص علم کو زندہ رکھتا ہے علم اُسے زندہ رکھتا ہے۔ علم کو زندہ کرنے والا خود زندہ ہوجاتا ہے اور لفظ یحییٰ کے بھی یہی معنی ہیں ''ہمیشہ زندہ رہنے والا''۔

(۴) اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوگیا کہ حضور علیہ السلام پر جو تیرہ (۱۳) دفعہ غلام کی بشارتیں نازل ہوئی تھیں۔ یہ سب بشارتیں نہ تو صلبی لڑکوں کے متعلق تھیں اور نہ ہی ان بشارتوں میں تیرہ (۱۳) مختلف غلاموں کی بشارتیں دی گئیں تھیں بلکہ یہ سب بشارتیں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی میں وعدہ دیئے گئے زکی غلام کے متعلق تھیں جس نے اپنی آخری بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔ مکرر عرض کرتا ہوں کہ اس زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی طرح (وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا) اپنے برگزیدہ امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام سے کوئی قطعی وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ اِس زکی غلام کو کہاں پیدا فرمائے گا؟ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد اِس زکی غلام کو حضورؑ کی صلب یعنی ابنائے فارس میں بھی پیدا فرما سکتا تھا لیکن اب اُس نے اِس موعود زکی غلام یعنی اس عاجز کو اپنے برگزیدہ بندے کی روحانی اولاد یعنی جماعت احمدیہ میں پیدا فرما کر اپنا فیصلہ صادر فرما دیا ہے کہ اُس نے اِسے کہاں پیدا فرمانا تھا؟ ؎ مجھے حسرت ہے کہ کوئی پیار سے دیکھے مجھ کو پھول تنہا کسی صحرا میں کھلا ہوں یاربّ

(۵) خاکسار انتہائی اختصار کیساتھ آپ سے گذارش کرتا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارات

بخشی گئیں تھیں ۔ (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا (۲) ایک زکی غلام ۔ چنانچہ اِسی ضمن میں ۴ ؍دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضورؑ نے حضرت مولوی نورالدینؓ کو ایک خط لکھا۔ اس میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔ جو آسمان سے آتا ہے یہ تمام عبارت۔۔۔ چندروزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چندروز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اس کی تعریف ہے۔۔۔ بیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی۔۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔‘‘ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ / مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

لڑکے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں وضاحت فرمادی تھی کہ ’’وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا‘‘ اور اس طرح اس موعود لڑکے نے تو بہرحال حضرت مرزا صاحبؑ کے گھر میں پیدا ہونا تھا خواہ وہ نو (۹) سالہ معیاد کے اندر پیدا ہوتا یا نو (۹) سال کے بعد ۔ یہ ہماری لیے کوئی بنیادی اختلافی بات نہیں ہے۔ واضح ہو کہ یہ موعود لڑکا اوّلاً مورخہ ۷ ؍اگست ۱۸۸۷ء کو بشیر احمد اوّل کے رنگ میں حضورؑ کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کو حضورؑ کے گھر میں پندرہ (۱۵) ماہ بطور مہمان رکھ کر مورخہ ۴ ؍نومبر ۱۸۸۸ء کو اپنی طرف اُٹھالیا اور آگے اُسکے مثیل کی بشارت دے دی۔ جیسا کہ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ ملہم کو الہاماً فرماتا ہے۔

(الف) ’’اور خدا تعالیٰ نے اِس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔‘‘ (تذکرہ صفحہ ۱۳۱۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

(ب) ’’ایک اِلہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔‘‘ (تذکرہ صفحہ ۱۳۱ بحوالہ مکتوب ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)

(ج) ’’اِنَّ لِیْ کَانَ اِبْناً صَغِیْرًا وَّ کَانَ اسْمُہٗ بَشِیْرًا فَتَوَفّٰہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔ وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰثَرُوا السُّبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْہِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ۔ اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیْکَ تَفَضُّلًا عَلَیْکَ۔‘‘ (سِرّ الخلافۃ ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱)

ترجمہ۔ میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہوگیا۔ اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت الٰہی کے طریق کو اختیار کرلیا ہو اُنکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے (یعنی اُسکا مثیل عطا ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا فرمایا)۔

اور پھر یہ مثیل، مرزا بشیر الدین محمود احمد کی شکل میں پیدا ہو کر موعود لڑکے سے متعلقہ ضمنی اِلہامی پیشگوئی کا مصداق بنا۔ ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کا اصل مصداق زکی غلام ہے اور اُسے ہی حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اگرچہ ملہم نے زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اُسے اپنا جسمانی لڑکا خیال کیا تھا لیکن یہ حضورؑ کا اِجتہادی خیال تھا۔ قرآن کریم میں وارد سنت اللہ کے مطابق بشارت پہلے

ہوتی ہے اور بشارت کے بعد پھر مبشر (جس کی بشارت دی گئی ہو) پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ حقیقت درج ذیل آیات پڑھنے سے خوب کھل جاتی ہے۔ (۱) سورۃ ہود، آیات۔ ۷۲ تا ۷۴ (۲) سورۃ الحجر، آیات۔ ۵۴ تا ۵۶ (۳) سورۃ صافات، آیات۔ ۱۰۱ تا ۱۰۳ (۴) سورۃ ذاریات، آیات۔ ۲۹ تا ۳۱ (۵) سورۃ ال عمران، آیات ۳۹ تا ۴۱ اور (۶) ۴۶ تا ۴۸ (۷) سورۃ مریم، آیات ۸ تا ۱۰ اور (۸) ۲۰ تا ۲۲۔ اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خوب کھول کھول کر اپنی اِس سنت کی وضاحت فرمائی ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیا کرتا ہوں تو اُس وقت یہ بچہ (یعنی مبشر) دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے۔

اور عزیزم جب ہم زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات (جو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے بھی پہلے یعنی ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر مسلسل حضورؑ کی وفات کے قریب یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء تک آپؑ پر نازل ہوتے رہے) کو قرآن کریم میں وارد الٰہی سنت کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام کو حضورؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ زکی غلام آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونے والا حضورؑ کا کوئی روحانی فرزند تھا۔ یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کا کوئی بھی لڑکا نہ مصلح موعود (زکی غلام) تھا اور نہ ہی ہو سکتا تھا لہٰذا خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک غلط اور جھوٹا دعویٰ تھا۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب اپنا دعویٰ موعود لڑکا ہونے تک محدود رکھتے تو اُن کا دعویٰ درست ہوتا لیکن اُنہوں نے اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موعود لڑکا سے متعلقہ ضمنی اِلہامی پیشگوئی سے تجاوز کر کے مصلح موعود یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ کر دیا جو کہ قطعی طور پر قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق حضورؑ کے مبشر اِلہامات کی صریح خلاف ورزی ہے۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

یہ بھی واضح رہے کہ حضورؑ کو اپنے اِلہامی کلام کی سچائی پر اتنا ہی یقین تھا جتنا آپ کو قرآن کریم کی وحی کے بارے میں یقین تھا۔ آپؑ اپنے فارسی منظوم کلام (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحات ۴۷۷، ۴۷۸) میں اپنی وحی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۱) آں چہ من بِشنُوم ، زِ وَحی خُدا بخُدا پاک دَانَمش ، زِ خطا

جو کچھ خدا کی وحی سے میں سنتا ہوں۔ خدا کی قسم میں اُسے غلطی سے پاک سمجھتا ہوں

(۲) ہمچو قرآن ، منزّہ اَش دانَم اَز خطا ہا ، ہمیں ست اِیمانم

میں اُسے قرآن کی طرح غلطیوں سے پاک جانتا ہوں۔ اور یہی میرا ایمان ہے

(۳) بخدا ، ہست ایں کلامِ مجید از دہانِ خدائے و مجید

خدا کی قسم یہ خدا کا کلام ہے۔ اور وہ خدائے قدوس اور واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

(۴) آں یقینے کہ بود عیسیٰ را بر کلامے ، کہ شُد برُو القا

وہ یقین جو عیسیٰؑ کو اُس کلام پر تھا۔ جو اُس پر نازل ہوا۔ ؎

(۵) واں یقین کلیم بر تورات　　واں یقین ہائے سَیِّدُ السَّاداتؐ

اور وہ یقین جو موسیٰؑ کو تورات پر تھا۔ اور وہ یقین جو سیّد المرسلین کو حاصل تھا۔

(۶) کم نَیم، زاں ہمہ بروئے یقین　　ہر کہ گوید دروغ ، ہست لعیں

میں یقین کے معاملہ میں اُن میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ بولتا ہے وہ لعنتی ہے۔

اسی طرح آپؑ اپنی وحی کے متعلق اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔۔۔"وإنْ كان الامر خلاف ذالك على فرض المحالِ فنبذنا كله من ايدينا كالمتاع الردّى ومادةِ السعال۔" (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱) اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو میں اِسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔

عزیزم۔ ۱۸۹۰ء کے آخر میں اُمت محمدیہ کے ایک فرد حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی پر اسرائیلی مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات کا عقدہ کھول کر اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح ابن مریم کی حقیقت کا انکشاف فرما دیا تھا۔ اُمت محمدیہ میں تنہا حضرت مرزا غلام احمدؑ پر وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا اِنکشاف ہونا اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپ ہی آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مصداق تھے اور وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا اِنکشاف آپکی صداقت پر ایک کھلا نشان تھا۔ بعینہٖ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی بھی ایک سربستہ راز تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ملہم کو اس پیشگوئی کی حقیقت سے لاعلم رکھا بلکہ خاکسار سے پہلے تک سارے احمدی خلفاء اور علماء اس حقیقت سے بے خبر رہے کہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) حضورؑ کا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے آپکا روحانی فرزند تھا اور اُس نے اپنی آخری بشارت (۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء) کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا اور ظاہر ہونا ہے۔ خاکسار سے پہلے جماعت احمدیہ میں خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا تسلیم کر کے لاعلمی میں اور جھوٹے طور پر اب تک ستر (۷۰) یوم مصلح موعود بھی منائے جا چکے ہیں۔ عزیزم۔ جس طرح اُمت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کی حقیقت کا حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی پر اِنکشاف ہونا آپکی صداقت پر یقیناً ایک نشان تھا بعینہٖ جماعت احمدیہ میں ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی حقیقت کا اس عاجز پر اِنکشاف ہونا کیا خاکسار کی صداقت پر ایک نشان نہیں ہے؟؟؟

[2] خسوف وکسوف کا نشان۔۔۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ کا دوسرا دعویٰ موعود امام مہدی ہونے کا تھا۔ آپؑ نے ۱۸۹۱ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے موعود امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب اتمام الحجۃ میں فرماتے ہیں۔۔ "وَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ ... "إِنَّ الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِيْ يَرْقُبُوْنَهٗ وَالْمَهْدِيَّ الْمَسْعُوْدَ الَّذِيْ يَنْتَظِرُوْنَهٗ هُوَ أَنْتَ. نَفْعَلُ مَا نَشَآءُ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔" (تذکرہ صفحہ ۲۰۹۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۵) ترجمہ۔ خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ پس تو شک کرنیوالوں میں سے نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے موعود امام مہدی کی نشانی کے طور پر فرمایا ہوا ہے: ”عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ۔“ (سنن دار قطنی کتاب العیدین باب صفۃ صلوٰۃ الخسوف والکسوف)

ترجمہ۔ حضرت امام محمد باقر (حضرت امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؓ کے پوتے) روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کیلئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی ۱۳) کو گرہن ہوگا اور سورج کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی ۲۸) کو گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، اِن دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کے بعد ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق (۲۱ / مارچ ۱۸۹۴ء) یعنی ۱۳۱۱ ہجری تیرھویں رمضان جمعرات کی شب چاند گرہن ہوا اور (۶ / اپریل ۱۸۹۴) اِسی ماہ رمضان میں اٹھائیسویں کو سورج گرہن ہوا۔ یہ واقعہ ۱۸۹۵ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی دہرایا گیا۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ ۱۸۹۱ء میں کیا تھا۔ آپکے دعویٰ کے تین سال بعد یعنی مارچ اور اپریل ۱۸۹۴ء میں مہدی معہود کی سچائی سے متعلقہ آنحضرت ﷺ کا بیان فرمودہ یہ خسوف وکسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگیا۔ یہ ایک ایسا زبردست نشان تھا جسے کوئی بھی جھوٹا مدعی مہدویت اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کیلئے آسمان پر ظاہر نہیں کرسکتا تھا؟ جیسا کہ اسی ضمن میں آپؑ اپنی کتاب ”تحفہ گولڑویہ“ میں فرماتے ہیں:۔

”اِن تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کیلئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔۔۔۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کیلئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔“ (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحات ۱۴۲، ۱۴۳)

عزیزم۔ اب خاکسار کے دعویٰ موعودز کی غلام مسیح الزماں (جون ۲۰۰۲ء) کے بعد بھی ویسا ہی خسوف وکسوف کا واقعہ رونما ہوا ہے۔ وہ یہ کہ ۱۳ / رمضان ۱۴۲۴ھ بمطابق ۸ / نومبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ چاند گرہن ہوا اور اسی ماہ صیام کی اٹھائیس تاریخ بمطابق ۲۳ / نومبر ۲۰۰۳ء بروز اتوار کو سورج گرہن ہوا۔ واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق رونما ہونے والا یہ خسوف وکسوف کا خاص نشان اگر میرے آقا حضرت مرزا صاحبؑ کی سچائی پر ایک آسمانی نشان تھا تو پھر آج یہی آسمانی نشان آپؑ کے موعودز کی غلام کی سچائی کیلئے بھی آسمان پر ظاہر ہوگیا۔ الحمدللہ۔ فَتَدَبَّرُوْا اَيُّهَا الْعَاقِلُوْن۔ احادیث سے جس طرح یہ ثابت ہے کہ اُمت محمدیہ میں ایک سے زیادہ مسیح ابن مریم نزول (غلام مسیح الزماں صفحات ۱۵۲ تا ۱۶۰ و ۱۶۸ تا ۱۶۹) فرمائیں گے۔ اسی طرح احادیث سے یہ بھی پتہ ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اُمت میں ایک سے زیادہ مہدیوں کے ظہور کی خبر دی ہوئی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی کتاب نشان آسمانی میں اس ضمن میں اس طرح فرماتے ہیں:۔

”اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ احادیث میں جہاں جہاں مہدی کے نام سے کسی آنیوالے کی نسبت پیشگوئی رسول اللہ ﷺ کی درج

ہے اُسکے سمجھنے میں لوگوں نے بڑے بڑے دھوکے کھائے ہیں اور غلط فہمی کی وجہ سے عام طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ ہر ایک مہدی کے لفظ سے مراد محمد بن عبداللہ ہے جس کی نسبت بعض احادیث پائی جاتی ہیں۔لیکن نظر غور سے معلوم ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں منجملہ اُنکے وہ مہدی بھی ہے جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا ہے۔۔۔اور اُسی کی یہ نشانی بھی لکھی ہے کہ وہ کھیتی کرنیوالا ہوگا۔غرض یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۰)

اب ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جس وجود کا اُمت میں بطور سچے مہدی ظہور ہو تو اُسکے حق میں آنحضرت ﷺ کی خسوف وکسوف کی نشانی بھی پوری ہونی چاہیے۔خاکسار نے اوائل جون ۲۰۰۲ء میں اپنا موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ جناب خلیفہ رابع صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔خاکسار کے دعوے کے ڈیڑھ سال بعد آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آسمان پر ماہِ رمضان میں خسوف وکسوف کا نشان ظاہر ہوگیا۔اب سوال ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ کے تین سال بعد آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ماہِ رمضان میں معین آیام میں آسمان پر خسوف وکسوف کا واقعہ ہونا آپکے دعویٰ کی سچائی پر ایک آسمانی نشان تھا تو پھر خاکسار کے دعویٰ کے ڈیڑھ سال بعد آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ماہِ رمضان میں ہی معین آیام میں آسمان پر خسوف وکسوف کا واقعہ ظاہر ہونا خاکسار کی صداقت کیلئے کیوں نشان نہیں ہے؟؟ ؎ دوستو اک نظر خدا کیلئے سیّد الخلق مصطفٰے کیلئے

[3] سقراطی نیکی (arete) کے تصور (concept of virtue) کا انکشاف۔۔۔قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے ایتھنز میں ایک یونانی مصلح اور فلسفی سقراط نے بنی نوع انسان کو بتایا تھا کہ نیکی علم ہے (Virtue is knowledge)۔اب سوال ہے کہ جس نیکی کو سقراط نے علم قرار دیا تھا اس نیکی (arete) کی ماہیت کیا ہے؟ تاریخ فلسفہ سے پتہ ملتا ہے کہ اَفلاطون اور اَرسطو سے لے کر آج تک ہر دور میں فلاسفہ سقراط کے نیکی کے اس تصور کا کھوج لگانے میں طبع آزمائی تو کرتے رہے لیکن کامیابی کسی کا مقدر نہ بن سکی۔خاکسار اس ضمن میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہے کہ چونکہ سقراط کے اس نظریہ کا تعلق علم ومعرفت سے ہے اور علم ومعرفت نہ صرف انسانی عقل سے ماوَرا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (البقرہ۔۲۵۶) اور وہ اُسکی مرضی کے بغیر اُسکے علم کے کسی حصہ کو پا نہیں سکتے) کے مطابق ہم اُسکی اعانت اور الہامی روشنی کے بغیر علم ومعرفت سے متعلقہ ایسے دقیق سوالوں کا جواب پا نہیں سکتے۔تفصیل کو چھوڑتے ہوئے خاکسار یہاں آپکے آگے سقراطی نظریہ علم (Virtue is Knowledge) کے سلسلے میں ایک برطانوی مفکر، پرنسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر آف فلاسفی اور امریکن فیلوسوفیکل ایسوسی ایشن (American Philosophical Association) کے سابقہ صدر ڈبلیو۔ٹی۔سٹیس کا ایک اقتباس رکھتا ہے۔وہ ۱۹۱۹ء میں اپنی مایہ ناز کتاب (یونانی فلسفہ کی تنقیدی تاریخ) میں لکھتے ہیں:۔

'But as, for Socrates, the sole condition of virtue is knowledge, and as knowledge is just what can be imparted by teaching, it followed that virtue must be teachable. The only difficulty is to find the teacher, to find someone who knows the concept of virtue.

What the concept of virtue is that is, thought Socrates, the precious piece of knowledge, which no philosopher has ever discovered and which, if it were only discovered, could at once be imparted by teaching, where upon men would at once become virtuous.'(A critical history of Greek philosophy by W.T. Stace p.149)

ترجمہ ''لیکن جیسا کہ سقراط کیلئے نیکی کی تنہا شرط اِس کا علم ہونا ہے اور جیسا کہ علم قطعی ہے جس کو بذریعہ تعلیم سکھایا جا سکتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نیکی بھی قابل تعلُّم ہونی چاہیے۔مشکل صرف یہ ہے کہ کسی معلم کو ڈھونڈا جائے جو نیکی کا تصور جانتا ہو۔نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور جو علم کا اَنمول جز ہے جس کو کسی مفکر نے آج تک دریافت نہیں کیا اور اگر کبھی وہ دریافت ہو گیا تو فوراً اُسے پڑھایا جائے گا اور اِس طرح انسان فوراً نیک ہو جائیں گے۔''

یاد رکھیں کہ میری فہم وفراست کے مطابق اگر تمام جدید مغربی فلسفہ(western philosophy) ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں سقراط کا نظریہ علم (نیکی علم ہے) رکھ دیا جائے تو یقیناً سقراط کا یہ نظریہ علم سارے مغربی فلسفہ پر بھاری ہے۔لیکن اسکے باوجود میں کہوں گا کہ سقراط نے اپنے نظریہ علم میں ہمیں علم کی کسی تعریف سے آگاہ نہیں فرمایا بلکہ اِسے جاننے اور اِسکی تعریف سے آگاہ ہونے کیلئے صرف صحیح سمت(right direction) کا تعین کیا تھا۔جاننا چاہیے کہ نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور وہ جو اَنمول علم ہے۔جس کو جان کیٹس(John Keats/1795/1821) نے حسن اور سچ کا نام دیا اور جسے حضرت بابا بلھے شاہؒ نے ''الف'' قرار دیا تھا۔واضح رہے کہ یہ علم، یہ حسن اور یہ الف ''اعلیٰ اِنتہائی ہمہ گیر حق''(Supreme Ultimate Universal Truth) تھا اور ہے۔ وہی خدا ہے جو اِس کائنات کا خالق اور ہمارا مالک ہے۔ضرور تھا کہ یہ عقدہ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام پر آشکار ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اُسکے متعلق اِلہاماً فرماتا ہے:۔''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دِل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔''

فلسفہ کی معلوم تاریخ میں صرف سقراط کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ''وہ فلسفہ کو آسمانوں سے زمین پر لایا''۔جیسا کہ ایک قدیم اَطالوی سیاستدان اور فلسفی مارکوس ٹولیئس سسرو(106BC-43BC) لکھتے ہیں:۔

"Socrates was the man to bring Philosophy down from the heavens and set her firmly in cities on earth, bringing her into the homes of the people, and making them consider their lives and their standards of behaviour." [Cicero, Fragments V4, 10]

ترجمہ ''سقراط(Socrates) پہلا اِنسان تھا جو فلسفہ کو آسمانوں سے نیچے لایا۔اِسے زمین پر شہروں میں پختگی کے ساتھ قائم کیا۔لوگوں کے گھروں میں لایا تا کہ وہ اپنی زندگیوں اور اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لیں۔''

عزیزم۔۔اور یا پھر حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے موعود زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ ''کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ

مِنَ السَّمَآءِ" یعنی گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔آخر میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ اِلٰہی نظریہ "نیکی خدا ہے"(Virtue is God) نہ صرف ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی صداقت کا ایک کھلا ثبوت ہے بلکہ اِس پیشگوئی کے مصداق ہونے کی علمی، اِلہامی اور قطعی دلیل ہونے کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔جیسا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دِل کا حلیم۔اورعلوم ظاہری و باطنی سے پُرکیا جائیگا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مُظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ"

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے درج بالا الفاظ میں اپنی چند صفات کا ذکر فرمایا ہے اور اِن صفات کا اُسکے کامل علم اور اُسکی کامل معرفت کیساتھ گہرا تعلق ہے۔مثلاً، اوّل، آخر، ظاہر، باطن، اعلیٰ اور حق وغیرہ۔ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں پر اپنی اِن صفات کیساتھ جلوہ گر ہوتا اور اپنی اِن صفات کا اُسے بطور خاص اور بدرجہ اَتم علم دے کر اُسکے علم اور معرفت کو کمال پر پہنچا دیتا۔ہر صاحب فہم اور صاحب بصیرت انسان خاکسار کے اِلٰہی نظریہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام مسیح الزماں کی مذکورہ بالا علمی، اِلہامی اور قطعی علامتیں بخوبی پڑھ سکتا ہے یا بالفاظ دیگر وہ دیکھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ موعود زکی غلام کی مذکورہ صفات اوّل، آخر، ظاہر، باطن، اعلیٰ اور حق کا مدعی پر بطور خاص ظہور فرما کر اُس کو نہ صرف علوم ظاہری و باطنی سے پُرکیا بلکہ اُسے مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مُظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ بھی بنایا ہے۔مزید برآں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتایا ہے کہ یہی اِلٰہی نظریہ (Divinr theory) "اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ" (supreme ultimate universal theory) بھی ہے اور یہی الٰہی نظریہ "خاتم النظریات" (seal of the theories) اور "اُم النظریات" (mother of theories) بھی ہے کیونکہ ہر قسم کے مادّی اور غیر مادّی نظریات اِسی الٰہی نظریہ سے جنم لیتے ہیں۔مجھ پر انکشاف ہوا ہے کہ نظری طور پر اِس نظریہ سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے۔عزیزم۔خاکسار کبھی بھی فلسفہ کا طالبعلم نہیں رہا بلکہ میں نے تو پولیٹیکل سائنس کا مطالعہ کیا ہے۔سقراط کے نظریہ علم (virtue is knowledge) میں نیکی کا وہ تصور جس کی حقیقت آج تک کوئی فلسفی بشمول اَفلاطون اور اَرسطو دریافت نہ کرسکا۔اللہ تعالیٰ کا سقراط کی نیکی (arete) کے اس تصور (concept) کا خاکسار ایسے اَن پڑھ انسان پر الہام فرما دینا کیا ایک نشان نہیں ہے؟؟

[4] علم ومعرفت میں کمال۔۔۔حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں پیشگوئی کے رنگ میں فرماتے ہیں کہ۔۔۔"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھا دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کر دیگا۔اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔۔۔سواے سننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۱۷۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

جیسا کہ پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں دینی علم کے لحاظ سے ایک اُمی (layman) انسان ہوں اور یہ بھی واضح رہے کہ خاکسار کبھی بھی فلسفہ کا طالبعلم نہیں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بارہا بتایا ہے کہ مرزا غلام احمدؑ نے جس علم و معرفت میں کمال کا ذکر اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں فرمایا ہے۔ علم و معرفت میں کمال کا یہ نشان میں نے الٰہی نظریہ (Virtue is God) کے رنگ میں تجھے (خاکسار) بخشا ہے اور اس میں تو سب کا منہ بند کر دے گا۔ میں نے جناب خلیفہ رابع صاحب کو اپنے دوسرے خط (غلام مسیح الزماں۔ صفحہ ۹۰) میں بتا دیا تھا کہ علم و معرفت میں کمال کے سلسلہ میں پیشگوئی کے طور پر اللہ تعالیٰ نے جو حضرت امام مہدی و مسیح موعود سے وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ خاکسار کے وجود میں پورا فرمایا ہے۔ اور اگر کسی کو اس میں کوئی شک ہو تو وہ میدان میں آ کر اِسکی آزمائش کر کے دیکھ لے۔ عزیزم۔ اللہ تعالیٰ کا میرے ایسے دینی لحاظ سے اَن پڑھ (layman) انسان کو علم اور معرفت میں کمال کا بخشنا کیا یہ ایک نشان نہیں ہے؟؟

[5] وعدہ کے مطابق تین لڑکوں کی پیدائش۔۔۔ جب خاکسار کی اکتوبر ۱۹۸۵ء میں شادی ہوئی تو شادی کے قریباً ایک ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے ہاں تین لڑکوں کی بشارت بخشی تھی۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خاکسار کو تین لڑکوں سے نوازا۔ عزیزم۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا کوئی انسان اپنی شادی کے بعد یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میرے ہاں تین لڑکے پیدا ہونگے چہ جائیکہ کوئی جھوٹا انسان یہ پیشگوئی کرے اور وہ لفظ بلفظ پوری بھی ہو جائے؟ ہرگز نہیں۔ شادی کے بعد تین لڑکوں کی پیدائش کا دعویٰ کرنا تو درکنار کوئی انسان ایک دن زندہ رہنے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا۔ عزیزمن۔ اللہ تعالیٰ کا خاکسار کو تین لڑکوں کا وعدہ دینا اور پھر وعدہ کے مطابق تینوں لڑکوں کا پیدا ہو جانا کیا میرے صداقت پر ایک نشان نہیں ہے؟؟

[6] ایک لڑکے کی اعجازی پیدائش۔۔۔ خاکسار اپنے بڑے بیٹے کی پیدائش کے چالیس دن بعد یعنی وسط ستمبر ۱۹۸۶ء میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے مطابق اپنا شہر (ربوہ) اور اپنا ملک (پاکستان) چھوڑ کر جرمنی چلا آیا اور تقدیر مجھے گھیر گھار کر جرمنی کے ایک انتہائی شمالی شہر کیل (Kiel) میں لے آئی۔ خاکسار سے پہلے میرا ایک ہم زلف بھی جرمنی آ چکا تھا اور وہ ہمبرگ کے قریب ایک دوسرے شہر بنام سٹاڈے (Stade) میں رہائش پذیر تھے۔ ہمارا ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا تھا اور میں نے اپنے ہم زلف کو اپنے دعویٰ (موعود زکی غلام مسیح الزماں) کے بارے میں سب کچھ بتایا ہوا تھا۔ میرے ہم زلف کو اللہ تعالیٰ نے متواتر چار بیٹیوں سے نوازا تھا۔ اُنکے دل میں بیٹے کی خواہش کا پیدا ہونا ایک فطرتی بات تھی اور میں اُن کیلئے دعا بھی کرتا رہتا تھا۔ مورخہ ۲/اگست ۱۹۸۸ء کو خاکسار نے ایک خواب میں اُنکے گھر میں ایک لڑکا دیکھا۔ خواب دیکھنے کے بعد میں نے اپنے ہم زلف کو بذریعہ خط لکھ بھیجا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ بیٹا ضرور دے گا کیونکہ میں نے خواب میں آپکے گھر میں ایک لڑکا دیکھا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہونگے کہ اب طبی سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ڈاکٹر حضرات بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اُسکی جنس سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ بچے کی پیدائش سے پہلے میرے ہم زلف نے ڈاکٹر سے پوچھا کہ ہمارے ہاں کیا پیدا ہونے والا ہے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ بیٹی پیدا ہوگی۔ کچھ وقت کے بعد ڈاکٹر سے پھر پوچھا گیا۔ ڈاکٹر نے دوبارہ بیٹی کا بتایا۔ بچے کی پیدائش سے تھوڑا سا پہلے ڈاکٹر سے پھر تیسری دفعہ پوچھا گیا تو ڈاکٹر نے تیسری دفعہ بھی کہا کہ بیٹی پیدا ہوگی۔

اس پر ہماری خواہر نسبتی نے اپنی بہن یعنی میری بیوی سے شکوہ کیا کہ بھائی غفار نے تو کہا تھا کہ آپکے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا لیکن تین دفعہ پوچھنے پر ڈاکٹر نے تو ہمیں بیٹی بتایا ہے۔ جب مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ میں نے خواب میں اپنے ہم زلف کے گھر میں ایک لڑکا دیکھا تھا اور یہ خواب تو نے ہی دکھایا تھا۔ میں نے اپنے خواب کے مطابق اپنے ہم زلف کو لڑکے کی خبر دی ہوئی ہے لیکن ڈاکٹر کہتا ہے کہ بیٹی پیدا ہوگی۔ اب میں تیری جناب میں فریاد کرتا ہوں کہ اے میرے مہربان! اگر میرے ہم زلف کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو پھر میں اپنے دعویٰ یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے سلسلہ میں بھی یہی سمجھوں گا کہ یہ سب کچھ میرے نفس کی باتیں ہیں۔ اور مجھے اپنے دعوے میں غلطی لگی ہوئی ہے لیکن اگر واقعی میں اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں میں سچا ہوں اور یہ سب کچھ تیری جناب سے سچ ہے تو پھر اگر میرے ہم زلف کے گھر میں بیٹی بھی پیدا ہونیوالی ہے تو جب وہ پیدا ہو تو وہ بیٹا ہو۔ وگرنہ میں اپنے دعویٰ کے سلسلہ میں یہی سمجھوں گا کہ یہ سب میرے نفس کی باتیں ہیں۔ بعدازاں مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۸۸ء کو جب میرے ہم زلف کے گھر میں بچہ پیدا ہوا تو وہ ڈاکٹروں کی تحقیق اور یقین کے برخلاف بیٹا تھا۔ چند دن بعد میرے ہم زلف پیدا شدہ بچے کو چیک کروانے کیلئے متعلقہ ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر نے جب بچے کو دیکھا تو وہ لڑکا تھا۔ ڈاکٹر نے لڑکا دیکھ کر اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا اور اُس نے میرے ہم زلف سے کہا کہ یہ تو لڑکی تھی۔ یہ لڑکا کیسے پیدا ہوگیا؟ پھر وہ خود ہی کہنے لگا کہ یہ کوئی معجزہ (mircle) ہوا ہے۔

عزیزم۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ ڈاکٹروں کی تحقیق اور علم کے برخلاف اللہ تعالیٰ کا خاکسار کی دعا کے نتیجہ میں اعجازی طور پر لڑکی کو لڑکا پیدا کر دینا کیا میری صداقت کیلئے ایک نشان نہیں ہے؟؟ میرے یہ ہم زلف اس وقت جرمنی میں زندہ موجود ہیں اور پوچھنے پر وہ اس واقعہ کی ضرور تصدیق بھی کریں گے۔ جلسہ سالانہ انگلستان کے موقعہ پر مورخہ ۱۸/اپریل ۲۰۱۴ء کے دن سوال و جواب حصہ اوّل کے ۲۹ منٹ ۱۲ سیکنڈ سے ۳۳ منٹ ۵ ۳ سیکنڈ تک میں نے اسی نشان کا ذکر کیا ہے۔

سوال۔۔۔اپنے خط کے آخر پر آپ لکھتے ہیں۔۔۔''اور اگر کوئی نشان دکھانا ہو تو ای میل کا جواب دیجئے گا۔ اور اگر صرف جماعت احمدیہ یا اُنکے خلیفہ پر صرف تنقید کرنی ہے تو ای میل کا جواب بے مقصد اور فضول ہوگا۔ آپکے جواب کا انتظار رہے گا۔ جزاک اللہ۔۔۔اگر جواب با مقصد ہو اتو نام بھی بتاؤں گا اور پتہ بھی۔''

مرسلوں کے اصلاحی اور تجدیدی ایجنڈوں کو منکرین تنقید کا نام دیا کرتے ہیں؟؟؟

الجواب۔۔۔نشانوں کے سلسلہ میں خاکسار آپکے سوال کا جواب دے چکا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے آپکے اس اعتراض کا کہ میں جماعت احمدیہ اور اُنکے خلیفہ پر تنقید کرتا ہوں۔ اس ضمن میں جواباً گذارش ہے کہ آپکا یہ اعتراض درست نہیں ہے۔ واضح رہے کہ ہر مرسل دنیا میں جب مبعوث ہوتا ہے تو وہ اپنی قوم یا جماعت میں مروج غلط نظاموں، عقائد کو بذریعہ دلائل جھٹلا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ یہ اُس کا اصلاحی اور تجدیدی ایجنڈا (mission) ہوتا ہے۔ مرسل کی یہی اصلاح اور تجدید گمراہ اور بھٹکی ہوئی قوم یا جماعت کو تنقید نظر آتی ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تنقید کی بجائے اصلاح اور تجدید ہوتی ہے۔ ہر مرسل کے زمانے میں ایسا ہی ہوا تھا۔

ابولانبیاء حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول تھے۔آپکی قوم بت پرستی میں مبتلاء تھی اور یہ اُنکا مذہب تھا۔وہ بتوں کو بت سمجھ کر نہیں پوجا کرتے تھے بلکہ یہ بت اُنکے معبود اور خدا تھے۔حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ آپ جن کی پوجا کرتے ہیں یہ کوئی معبود اور خدا نہیں ہیں بلکہ آپکے تراشے ہوئے پتھروں کے مجسمے ہیں۔آپ قوم کے آگے اِنکے بتوں کی کمزوریاں گنواتے رہتے تھے اور یہ آپکی نبوت اور رسالت کا فریضہ تھا جو آپ پورا فرمارہے تھے (صافات۔۸۵ تا ۱۱۴،انبیاء۔۵۲ تا ۷۴)۔لیکن قوم آپکے اس رسالتی فریضہ کو اپنے بتوں (جو اُنکی نظر میں اُنکے معبود تھے) اور مذہب پر حملہ سمجھتی تھی۔عزیزم۔اگر آپ حضرت ابراہیمؑ کی قوم میں ہوتے تو آپ حضرت ابراہیمؑ پر تنقید کی بجائے پتہ نہیں کونسا الزام لگاتے کیونکہ آپؑ نے تو تنقید سے ایک قدم آگے بڑھ کر قوم کے معبودوں کو ہلاک ہی کردیا تھا؟؟ حالانکہ حضرت ابراہیمؑ تو قوم میں اپنی نبوت اور رسالت کے حوالہ سے اپنی اصلاح اور تجدید کی ذمہ داریاں پوری فرمارہے تھے۔عزیزم۔اگر آپ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں اُسکی بت پرست قوم میں ہوتے تو کیا آپ حضرت ابراہیمؑ پر بھی یہ الزام نہ لگاتے جو آج آپ خاکسار پر لگارہے ہیں؟؟

(۲) اسی طرح فرعون اپنے آپ کو خدا کہتا تھا اور اُس نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی رُستگاری کیلئے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کو فرعون کی طرف مرسل بنا کر بھیجا۔تو جواباً فرعون،اُسکے ساتھی اور اُسکی قوم موسیٰ اور ہارون کی جان کی دشمن بن گئی۔فرعون اور اُسکی قوم نے کہا یہ دونوں بڑے جادوگر ہیں۔کبھی کہا یہ مجنون ہیں اور ہمارے پُرامن مذہب میں خرابیوں کا ڈھونڈورا پیٹ کر قوم کے امن کو خراب کررہے ہیں (طٰہٰ۔۱۰ تا ۷۴،القصص۔۴ تا ۷۴،شعراء۔۱۱ تا ۶۹)۔حالانکہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دونوں اپنے ربّ کے بھیجے ہوئے سچے مرسل تھے اور وہ بنی اسرائیل کی رہائی کیلئے اپنے نبوی اور رسالتی ایجنڈے پر عمل پیرا تھے۔عزیزم۔اگر آپ حضرت موسیٰ کے وقت میں فرعون کی قوم میں ہوتے تو آپ اُس وقت حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام پر بھی کیا یہی الزام نہ لگاتے جو آج آپ مجھ پر لگارہے ہیں؟؟

(۳) اسی طرح حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے وقت میں یہودی بہت گمراہ ہوچکے تھے۔اُنکا خلیفہ اور اُنکا نظام اور اُنکے مولویوں کے چال چلن اور رویے توریت کی تعلیم کے بالکل اُلٹ ہوچکے تھے۔تبھی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اُنکے متعلق فرماتے ہیں۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کیلئے نماز کو طول دیتے ہو۔تمہیں زیادہ سزا ہوگی۔اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ ایک مرید کرنے کیلئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہوچکتا ہے تو اُسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنادیتے ہو۔(متی۔باب ۲۳۔آیات ۱۳،۱۴،۱۵)

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر تو دہ یکی دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا ہے۔لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔اے اندھے راہ بتانے والو جو مچھر کو تو چھانتے ہو

اور اُونٹ کو نگل جاتے ہو۔(متی۔باب ۲۳۔آیات ۲۳، ۲۴)

اے سانپو! اے افعی کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟ اس لیے دیکھو میں نبیوں اور داناؤں اور فقیہوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ اُن میں سے تم بعض کو قتل اور مصلوب کرو گے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارو گے اور شہر بشہر ستاتے پھرو گے۔ تا کہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ راستباز ہابل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریا کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگوں پر آئے گا۔(متی۔باب ۲۳۔آیات ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶)

عزیزم۔ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اپنے وقت میں یہودیوں اور اُنکی مولویوں کے متعلق کیسے الفاظ استعمال فرمائے تھے؟ یہ تنقید کی بجائے آپکا نبوی اور پیغمبرانہ اصلاحی فریضہ تھا جو آپؑ نے پورا کیا تھا۔ اگر آپ اُس وقت ہوتے تو یقیناً جس طرح آج آپ مجھ پر جماعت احمدیہ اور اُنکے خلیفہ پر تنقید کا الزام لگا رہے ہیں۔ اسی طرح یہی الزام آپ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر بھی لگاتے۔

(۴) آنحضرت ﷺ نے اپنے وقت میں خانہ کعبہ میں رکھے گئے بتوں کو معبودوں کی بجائے پتھروں کے مجسمے قرار دیا تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کی حقائق اور سچ پر مبنی یہ باتیں مکہ کے سرداروں کیلئے نا قابل برداشت تھیں۔ مکہ کے یہ سردار آنحضرت ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے کہ آپ اپنے بھتیجے محمد (ﷺ) کو روکیں۔ وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے۔ حالانکہ انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے خانہ کعبہ میں رکھے گئے مجسمے معبود نہیں تھے بلکہ یہ سب بت تھے۔ خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں پر آنحضرت ﷺ کی تنقید کفار مکہ کو بہت بری لگتی تھی۔ جبکہ خانہ کعبہ کو ان خودساختہ بتوں سے صاف کر کے خدائے واحد و یگانہ کی توحید قائم کرنا آنحضرت ﷺ کی نبوت اور رسالت کا فریضہ تھا۔ جس کو مکہ کے مشرکین اور منکرین اپنے معبودوں پر تنقید کہتے تھے۔ عزیزم۔ اگر آپ آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتے تو آپ اُس وقت آنحضرت ﷺ پر بھی کیا یہی الزام نہ لگاتے جو آج آپ مجھ پر لگا رہے ہیں؟؟

(۵) حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنی رسالت کے فرض منصبی کو پورا کرتے ہوئے گمراہ مسلمانوں اور اُنکے مولویوں کے متعلق کس قسم کے الفاظ استعمال فرمائے تھے؟ کیا آپ کو علم ہے جو آج آپ حضرت مرزا صاحبؑ کے نشانوں کی بات کر رہے ہیں۔ اگر آپ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے وقت میں ہوتے تو آپ حضرت مرزا صاحب کے متعلق پتہ نہیں کتنی اور کیسی سخت زبان استعمال کرتے۔ خاکسار نے تو اپنے آقا کی طرح اور آپکی پیروی میں جماعت احمدیہ میں نام نہاد قادیانی خلیفوں اور دوسرے عہدیداروں اور مولویوں کی پیدا کردہ بدعتوں اور برائیوں کی نشاندہی کے علاوہ انکے متعلق کبھی کوئی سخت لفظ استعمال نہیں کیا ہے۔ قادیانی خلیفوں اور مولویوں اور دیگر گمراہ ٹائپ احمدیوں کے بارے میں اُنکی بدیوں اور اُنکے جھوٹوں کی جو میں نشاندہی کرتا ہوں وہ آپکے لیے قابل قبول نہیں اور آپ اس پر بھی غیض وغضب سے بھر گئے ہیں۔ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جس کو اُسکی اُمت جھوٹے طور پر خدا کا بیٹا بنا کر بیٹھی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی خدائی کے سلسلہ میں حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں۔

(۱)''وہ ایک عورت کے پیٹ میں نومہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور اِنسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا''۔(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵ بحوالہ ست بچن)

(۲)''یہ بھی یاد رہے کہ آپکو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔اِن کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولّد سے پہلے پوری ہوگئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے۔اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔''(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹ تا ۲۹۰ بحوالہ انجام آتھم مع ضمیمہ)

(۳)''ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپکو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے بھی تیار ہو گئے تھے۔آپکی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور انکو یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔'' (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۴)''عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد یں ٹھہرایا۔اِسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں۔''(ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۵)''آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز ہر کھائیں گے اور اِن کو کچھ نہیں ہوگا۔یہ بالکل جھوٹ نکلا۔کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ہزارہا مرتے ہیں۔ایک پادری گو کیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنسیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مرسکتا ہے۔پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اُٹھ اور وہ اُٹھ جائے گا۔یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی سیدھا کر کے تو دکھلائے۔''(ایضاً صفحہ ۲۹۱)

(۶)''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔''(انجام آتھم مع ضمیمہ۔(ایضاً صفحہ ۲۹۱)

اختتامیہ۔۔عزیزم۔جماعت احمدیہ میں ان چلتے پھرتے بتوں کو خاکسار کے بت کہنے پر آپ مجھ سے ناراض ہیں۔جماعت احمدیہ میں

ایک سوسال میں جتنی بدعتیں اورخرابیاں پیدا ہوچکی ہیں یا پیدا کردی گئیں ہیں۔خاکسار کی ان خرابیوں اور بدعتوں کے متعلق نشاندہی کو آپ فرمارہے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ اوراُنکے خلیفہ پرتنقید کرتا ہوں۔حالانکہ یہ موعودز کی غلام مسیح الزماں کا اصلاحی اورتجدیدی فریضہ ہے جس کووہ سرانجام دے رہا ہے۔لہٰذا عزیزم میں تنقید کی بجائے اپنا فرض منصبی پورا کررہا ہوں جوآپ کوتنقید دکھائی دے رہی ہے۔

حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف صاحب کتاب نبی اوررسول تھے۔اُنہوں نے اپنی زندگی میں کبھی ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔عیسائیوں کے اس خودساختہ خدا کے متعلق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے کتنے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔اگر اِن الفاظ کا آپ کوعلم ہوتا توآپ جماعتی خلیفوں اور جماعت احمدیہ پرتنقید کا یہ الزام مجھ پر کبھی نہ لگاتے۔نشان کے سلسلہ میں آپکے سوال اورمؤقف کے برخلاف حضرت مرزا صاحبؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

''تمام ثواب ایمان پرمترتب ہوتا ہے اورایمان اسی بات کا نام ہے کہ جو بات پردۂ غیب میں ہواُس کوقرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کیا جائے یعنی اس قدر دیکھ لیا جائے کہ مثلاً صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پرغالب ہیں اورقرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اُسکے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔یہ توایمان کی حد ہے لیکن اگراس حد سے بڑھ کرکوئی شخص نشان طلب کرتا ہے تووہ عنداللہ فاسق ہے اوراسی کے بارے میں اللہ جلشانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ نشان دیکھنے کے بعداُس کوایمان نفع نہیں دے گا۔''

معیارصدق کے سلسلہ میں حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں۔۔۔''یادرہے کہ ہرایک نبی یا رسول یا محدث جونشان اتمام حجت کیلئے پیش کرتا ہے وہی نشان خدا تعالیٰ کے نزدیک معیارصدق وکذب ہوتا ہے اورمنکرین کی اپنی درخواست کے نشان معیارنہیں ٹھہر سکتے۔''(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۲۸ حاشیہ)

خاکسار نے نشانوں کے سلسلہ میں آپکے سوال کا نہ صرف معقول اور مدلل جواب دیدیا ہے بلکہ اسکے علاوہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنی صداقت کے حق میں لوگوں کے آگے جوقرائن پیش کیے تھے خاکسار اِنکے حوالہ سے اپنی سچائی کے قرائن کا بھی مفصل ذکرکرچکا ہے۔اُمید ہے اب آپ اپنے وعدہ کے مطابق اپنا نام اوراپنا پتہ بھی ضرور بتاؤ گے۔والسلام

خاکسار

ردِحق کی دُعا موعود یوسف ثانی

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

موعودز کی غلام مسیح الزماں (موعودمجددصدی پانزدہم)

آرہی ہے اب توخوشبومیرے یوسف کی مجھے گوکہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

۶/جون ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆